# بہترین انسان

ظفراللہ خان



# بهترین انسان

# بہترین انسان

ظفراللہ خان

ایمل مطبوعات

www.emel.com.pk

**Behtareen Insan**

Zafarullah Khan

Publisher: Emel Publications

ایڈیشن : اوّل ۲۰۱۴

ناشر : ایمل پبلیکیشنز۔اسلام آباد

مطبوعہ : انڈسٹری پرائیویٹ لمیٹڈ، اسلام آباد www.industree.com.pk

ISBN : 978-969-9556-09-8

تقسیم کنندہ : 12، سیکنڈ فلور، مجاہد پلازہ، بلیو ایریا، اسلام آباد۔فون: 92-51-2803096

اسلام آباد : سعید بک بینک، جناح سپر مارکیٹ، اسلام آباد

لاہور : کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور

کراچی : فضلی بک اسٹور، اردو بازار، کراچی

قیمت : ۴۵۰ روپے

کتاب پاکستان بھر سے براہ راست منگوانے کے لیے 0342-5548690 پر کال یا SMS کریں۔

297.124 خان، ظفراللہ

خ ا ن بہترین انسان/ظفراللہ خان۔اول ایڈیشن۔اسلام آباد: ایمل مطبوعات، 2014

216۔ص

کتابیات

آئی ایس بی این- 978-969-9556-09-8

1۔اخلاقیات۔2۔حدیث۔3۔اسلام۔4۔مصنف۔5۔عنوان

اس کتاب کی اشاعت کے لیے ہم سلسلہ عالیہ ٹرسٹ، اسلام آباد کے شکر گزار ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست

# انتساب

اس پاک ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام جنہیں انسانیت کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا

تاکہ وہ انسانیت کے اخلاق کی تکمیل کریں

# حرفِ ناشر

ہم ایک ایسے عہد میں جی رہے ہیں کہ جہاں لفظ کی حرمت پامال اور افکار بے معنی ہو چکے ہیں، وعظ اور درس سیاست کی نذر جبکہ اعمالِ صالح ریاکاری کی اقلیم میں داخل ہو چکے ہیں۔ اداکاروں اور پیشہ وروں نے ہر جذبے اور ہر موضوع کو فن یا کاروبار بنا چھوڑا ہے۔ ملمع کاری اور مکالمہ گوئی کو اخلاقیات کا متبادل سمجھ لیا گیا ہے۔ سرد مہر مصنوعی تبسم کی نمائش سے اخلاق کا تقاضہ پورا کیا جانے لگا ہے۔ نفسا نفسی نے اخلاق سمیت ہر انسانی قدر کو حصول دنیا کا ذریعہ بنا کر ظلم کی جدید تاریخ رقم کر دی ہے۔ ایسے میں انسانی اخلاقیات کے موضوع پر بات کرنا بجائے خود انسان ہونے کی یاد دہانی ہے۔

جب تک معاشرہ اخلاقی اقدار کو ثروت مندی اور حشمت پہ فوقیت نہیں دیتا، بہترین یا کامیاب معاشرہ نہیں کہلاتا۔ سرمایہ دارانہ نظام میں اخلاق بھی دیگر اقدار کی طرح ''افادی'' یا ''مادی'' نکتۂ نظر سے پرکھا اور برتا جانے لگا ہے، اب یہی طرزِ زندگی ٹھہرا ہے۔ اس سیکولر طرزِ فکر کی تکذیب اور تنسیخ کے بغیر کسی اعلیٰ اخلاقی آدرش کا حصول ناممکن ہے۔ اخلاقی مظاہر کے غلط تصور کی بیخ کنی کیے بغیر ہم اخلاق کے اس اعلیٰ تصوّر کے حصول کا سوچ بھی نہیں سکتے جس کی بنیاد ربانی ہدایت پر ہے اور جس کی روحانی جہت انسان کو نہ صرف مطلوب کُلیّت عطا کرتی ہے بلکہ اس دنیا کو بھی رہنے کی بہتر جگہ بناتی ہے۔ انسانی شخصیت میں اخلاق کی بازیافت دراصل اسی سلیم فطرت کی جانب مراجعت ہے جس پر ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ اس پورے انسانیت کش نظام اقدار کے ساتھ

اخلاق کے جدید مغربی تصور کوشعوری طور پر رد کئے بغیر بازیافت کا یہ عمل ممکن نہیں ہوسکتا۔ اگر تاریخ کے کسی آنے والے دور میں مشرق پھر سے مغرب کو یہ تحفہ دے سکا تو سسکتی انسانیت اس پہ فخر کرے گی۔

اخلاق اپنی نہاد میں ایک مذہبی اور تہذیبی قدر ہے جس کی تشکیل و تکمیل الوہی راہنمائی سے ہوتی ہے۔

بہترین انسان کی تشکیل اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں ہی ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ''خلق عظیم'' ہے۔ یہی کام اس کتاب ''بہترین انسان'' میں مختصر طور پر کیا گیا ہے اور یہ ایجاز ہی اس کا اعجاز ہے۔

یکے از ہم نفساں، ظفر اللہ خان نے مقبول اور غالب موضوعات کے جنگل سے کنارہ کرتے ہوئے ایک ایسے موضوع کا انتخاب کیا ہے جو ہمارے معاشرے میں کسی بھی گروہ یا فرد کی ترجیحات تو کیا احاطۂ خیال سے بھی باہر ہے جب کہ اسوۂ کامل کے حامل نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخلاق کی تہذیب و تکمیل کو ہی دین کا مقصود و منتہا بتایا ہے۔

ظفر اللہ خان کی زندگی ادھر ڈوب کر اُدھر نکلنے کا تسلسل ہے اور ماندگی کے وقفوں کے بھرپور استعمال کا ثمر یہ کتاب ہے جو دراصل گذشتہ کتاب 'کتاب الزہد' کا اگلا مرحلہ ہے۔ مخلوق خدا کے لیے دل میں درد اور مزاج یک درجہ متصوّف نہ ہوتو اس طرح کا کام نہیں کیا جاسکتا۔

ایمل مطبوعات نے اس کتاب کو نفاست اور عمدگی سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ بھی اخلاق کا تقاضہ ہے۔ دعا ہے کہ خدا اور خلقِ خدا کے حضور یہ کوشش مسعود و مقبول ٹھہرے۔

**شاہد اعوان**

phulalian@gmail.com

# ابتدائیہ

انسان کا شرف اس کے حُسنِ اخلاق میں ہے۔ جتنے اخلاق اچھے ہوں گے، انسان اتنا ہی اچھا ہوگا۔ اس طرح مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو۔

(۲)

اچھے اخلاق کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک شخص حسنِ اخلاق کی وجہ سے وہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے جو اس شخص کا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے[۱]۔

(۳)

حسنِ اخلاق کا معاملہ درحقیقت حقوق العباد کے ساتھ جڑا ہوا ہے، اس لئے کہ ایک شخص کی خوش اخلاقی یا بداخلاقی کا اندازہ، اس کے دوسروں کے ساتھ رویے اور معاملات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک شخص معاشرے سے دور کہیں جنگل میں ہو اور اس کا لوگوں سے کوئی واسطہ اور معاملہ نہ ہو تو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ بداخلاق ہے یا خوش اخلاق۔ اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا، لیکن اللہ

---

۱۔ صحیح مسلم۔ رقم: ۱۳۸۵

تعالیٰ بندوں کے حق میں ہونے والی کوتاہی اور زیادتی کو بھی معاف نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ شخص جس کا حق چھینا گیا ہو، خود معاف نہ کر دے۔

(۴)

خوش اخلاقی جس کی اتنی قدر و منزلت ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ مسکرا کر گفتگو کی جائے اور بس، جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں کمرشل اداروں میں ہوتا ہے۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔ حسنِ اخلاق سے مراد باہمی ادب و احترام، وقار و شائستگی، نظافت و پاکیزگی، حسِ مزاح، عالی ظرفی اور شرافتِ طبع، ہمدردی اور خیرخواہی، نرم خوئی، تواضع و انکساری، ایثار و قربانی، خلوص، استقلال و پامردی، فرض شناسی، پرہیزگاری، توکل، حسنِ ظن، بیمار کی عیادت کرنا، پڑوسی کا خیال رکھنا، سچ بولنا، جھوٹ سے بچنا، دوسروں کی ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرنا، لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، غصے پر قابو رکھنا، دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا، دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنا، کینہ سے بچنا، مظلوم کی مدد کرنا، خود ظلم کرنے سے بچنا، حاجت مند کی حاجت پوری کرنا، اپنے اہل و عیال کا خیال رکھنا، صلہ رحمی کرنا، والدین سے اچھا برتاؤ کرنا، حسد، کبر، جھوٹ، بغض، غیبت، ریاکاری اور لغویات سے بچنا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا ہے۔

(۵)

یہ اسلامی زندگی کے وہ دلکش خدوخال ہیں جن کی بدولت مومن کی زندگی میں وہ غیر معمولی کشش اور جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی بے اختیار اس کی طرف کھنچنے لگتے ہیں۔

پیشِ نظر کتاب میں اسلامی تہذیب کے انہی بنیادی اصولوں اور آداب کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ جاوید آثار کی رہنمائی میں حسنِ اخلاق سکھلانے والا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ جس

میں انسانی زندگی کے بہت سے پہلوؤں سے متعلق اسلامی آداب کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(٦)

توقع ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے یہ کتاب ہر طبقے اور ہر عمر کے شائقین کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اسلام سے محبت رکھنے والے بھائی اور بہنیں اس سے اپنی زندگیاں بھی سنواریں گے اور اپنے چھوٹوں کے اخلاق و آداب اور طور طریقوں کو بھی سدھارنے اور سنوارنے کی کوشش کریں گے۔

خدائے مہربان سے امید ہے کہ وہ اس خدمت کو شرفِ قبول بخشے گا اور مرتب کے لیے بہانہ مغفرت بنائے گا۔

**ظفر اللہ خان**

خانقاہ آستانہ عالیہ
اسلام آباد
اگست ۲۰۱۴

# تعارف

(۱)

ہمارا دینِ اسلام، امن اور سلامتی کا دین ہے۔ امن اور سلامتی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کریں۔ ان میں احترامِ آدمیت کا جذبہ رچا بسا ہو اور اس جذبے سے سرشار ہو کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنے اندر پیدا کریں، اپنے خاندان اور سماج سے عمدہ سلوک رکھیں تا کہ زندگی پرسہولت ہو جائے، اس میں حسن پیدا ہو جائے۔

(۲)

حسن اخلاق، بلندی و رفعت کا مظہر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسان میں پستی کے رجحانات بھی پائے جاتے ہیں، جنہیں رذائل اخلاق کہا جاتا ہے دراصل یہ حیوانی جذبات ہیں۔ چنانچہ جس طرح حیوانوں میں کینہ ہوتا ہے، انسان میں بھی کینہ ہوتا ہے۔ حیوانوں کی طرح انسان میں بھی غصہ اور انتقامی جذبہ ہوتا ہے۔ اسے اشتعال دلایا جائے تو مشتعل ہو جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں اخلاقی بلندی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور بد اخلاقی کے زمرے میں آتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سب کو قابو میں لایا جائے۔

(۳)

حُسنِ اخلاق سے کیا مراد ہے؟ حسنِ اخلاق کی تعریف کے بارے میں کچھ اقوال درج ذیل ہیں:

۱)۔ حسن اخلاق یہ ہے کہ انسان خندہ رو رہے، مال خرچ کرئے اور لوگوں کی اذیت پر صبر کرئے، بدلے میں دوسروں کو تکلیف نہ دے۔

۲)۔ حسنِ اخلاق یہ ہے کہ انسان خود کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرئے اور اگر کوئی دوسرا اس سے جھگڑے تو پھر بھی لڑائی سے باز ہی رہے۔

۳)۔ حسنِ اخلاق، ایذا رسانی سے باز رہنے اور دوسروں کی ایذا رسانی پر صبر کرنے کا نام ہے۔

۴)۔ تنگی اور کشادگی میں مخلوق کو راضی رکھنے کا نام خوش اخلاقی ہے۔

۵)۔ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں خوش رہنا اور اس پر توکل کرنا حسنِ اخلاق ہے۔

۶)۔ حسنِ اخلاق یہ ہے کہ آدمی صبر و تحمل سے کام لے، کسی سے اپنا انتقام نہ لے، ظالم پر رحم اور شفقت کرئے، اس کے لئے مغفرت اور ہدایت کی دعا کرے۔

۷)۔ حسنِ اخلاق تین خصلتوں سے عبارت ہے:

(۱)۔ محرمات سے اجتناب

(۲)۔ حلال کی طلب

(۳)۔ اہل و اعیال پر توسع (وسعت و کشادگی)

(۴)

دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو چیزیں رکھی ہیں:

۱)۔ ایک جسم، جسے ظاہری آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں

۲)۔ دوسری روح، جسے عقل ہی سے پہچانا جاسکتا ہے

ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ان دونوں کی خوبیوں کو مجموعی طور پر حسنِ اخلاق کہتے ہیں۔جس طرح حُسنِ خلق ظاہر سے عبارت ہے، اسی طرح حُسنِ خلق باطن سے بھی عبارت ہے۔جس طرح ظاہری حُسن کے لیے تمام جسمانی اعضاء کا مناسب ہونا لازم ہے اسی طرح حُسن اخلاق کے لیے بھی انسانی جذبوں میں اعتدال وحُسن لازم ہے۔

(۵)

انسان میں عام طور پر یہ چار جذبے/محرکات پائے جاتے ہیں:

۱)۔ علم ۲)۔ غصہ ۳)۔ شہوت

۴)۔ عدل (پہلی تینوں قوتوں کو اعتدال میں رکھنے کی قوت)

۱)۔ علم سے مراد عقل ہے، اس سے ہی سچ اور جھوٹ میں امتیاز پیدا ہوتا ہے، نیک و بد کردار کا پتا چلتا ہے، عقائد اور فکر میں حق و باطل کی پہچان پیدا ہوتی ہے۔

۲)۔ غصہ کی بھلائی یہ ہے کہ انسان شریعت اور اخلاقیات کی فرمانبرداری میں رہے، اسی کے حکم سے اٹھے اور بیٹھے۔

۳)۔ قوتِ شہوت کی بہتری اس میں ہے کہ سرکشی اختیار نہ کرے، جو چیزیں شرعاً اور عقلاً درست ہوں، ان کی تابعداری کرے۔

۴)۔ قوتِ عدل کا اجلا پن یہ ہے کہ غصہ اور شہوت کو اعتدال پر رکھے۔

جب یہ چاروں قوتیں اس طرح ہو جائیں تو یہ اعلیٰ اخلاق ہو گا اور اگر ان میں سے بعض تو درست ہوں

اور بعض درست نہ ہوں، اس سے اخلاقیات میں بھی عدم توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے جسم کا کوئی عضو تو مناسب ہے اور کوئی غیر مناسب۔ اس طرز پر کچھ اخلاق اچھے ہوں گے اور کچھ برے۔

(۶)

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس طرح ظاہری صورت نہیں بدلتی، اسی طرح انسانی اخلاق بھی نہیں بدلتے۔ لیکن اخلاق کے معاملہ میں یہ صحیح نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کسی کو ادب سکھانا، کسی پر محنت کرنا اور نصیحت کرنا سب بے کار ہوتا۔ اچھے اخلاق پیدا کرنا ممکن ہے اس لیے کہ انسان محنت کر کے جانوروں کو بھی سدھا لیتا ہے، انسان تو صاحبِ عقل ہے۔

(۷)

یاد رکھنا چاہیے کہ کاموں کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ جن میں انسان کے اختیار کو دخل نہیں، جیسے آم کی گٹھلی سے سیب کا پودا پیدا کرنا، کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ دوسرا وہ جن میں انسان کے اختیار کو دخل ہے، جیسے آم کی گٹھلی سے آم کا درخت تو ممکن ہے۔ آدمی جب محنت کرے اور اس کی نگہداشت و تربیت کرے تو یہ بات عین ممکن ہے کہ اخلاق پھلے پھولیں۔ اسی طرح بداخلاقی کی جڑ کو اکھاڑ پھینکنا ممکن نہیں، لیکن ریاضت اور محنت سے اسے اعتدال پر لانا بالکل ممکن ہے البتہ بعض لوگوں کے لیے یہ بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔

(۸)

برے اخلاق سے چھٹکارا حاصل کرنے کے کئی طریقہ کار ہو سکتے ہیں:

۱)۔ جب ہم خوش اخلاق اور نیک لوگوں کو دیکھیں تو ان کی صحبت اختیار کریں، تو از خود ہی طبیعت ان کے

اخلاق اپنانے پر آمادہ ہوجائے گی۔

۲)۔ ہمیں اچھے استاد یا مرشد کامل کی خدمت میں بیٹھنا چاہیے تاکہ وہ برائیاں دیکھ کر بتلا سکے اور پھر ان کے دور کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

۳)۔ ہمیں کسی مہربان دوست کو اپنا نگہبان بنالینا چاہیے، جو چکنی چپڑی باتیں کر کے نہ تو عیب چھپائے اور نہ ہی حسد کی وجہ سے عیب بڑھائے بلکہ جو حقیقت ہو، صاف صاف بیان کردے۔ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں میں کیوں نہیں بیٹھتے؟ فرمایا میں ایسے لوگوں میں بیٹھ کر کیا کروں جو میرا عیب مجھے نہ بتائیں۔

۴)۔ برے اخلاق انسان کو جس طرف لگانا چاہیں انسان کو چاہیے کہ وہ اس طرف نہ جائے بلکہ اس کے خلاف کرے۔ جس طرح گرمی سے پیدا ہونے والی بیماری کا علاج سردی ہے، اسی طرح جو بیماری غصہ سے پیدا ہو اس کا علاج بردباری ہے اور جو تکبر سے پیدا ہو اس کا علاج عاجزی ہے، بخل سے پیدا ہونے والی بیماری کا علاج خرچ کرنا ہے۔

۵)۔ اپنے حق میں ہمیں دشمن کی بات سننی چاہیے کیونکہ دشمن کی نظر ہمیشہ عیب پر جاتی ہے اگرچہ وہ دشمنی کے وجہ سے مبالغہ کرے گا لیکن اس میں سے سچ تلاش ہوسکتا ہے۔

۶)۔ ہمیں دوسرے لوگوں پر نظر رکھنی چاہیے، جس میں جو عیب نظر آئے، اس سے خود بچنا چاہیے اور اپنے اوپر یہ گمان کرنا چاہیے کہ میں بھی ایسا ہی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ علیہ السلام نے ادب کس سے سیکھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کہ کسی سے نہیں، البتہ میں نے جو بری بات کسی میں دیکھی، خود اس سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی۔

۷)۔ جو شخص نیک کاموں کی عادت ڈالے گا اس میں اچھے اخلاق پیدا ہو جائیں گے۔ آدمی جب تکلف سے کسی چیز کی عادت ڈالتا ہے تو وہ اس کی طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ ابتداء میں لڑکا تعلیم سے

بھاگتا ہے، لیکن زبردستی بھیجنے سے اس کی عادت بن جاتی ہے۔حتیٰ کہ بڑا ہوکر اسے علم میں ہی مزا آتا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔جو شخص کبوتر اڑانے، شطرنج اور جوا کھیلنے کی عادت ڈال لیتا ہے تو وہی اس کی عادت بن جاتی ہے پھر وہ دنیا بھر کی آسائشیں اسی پر خرچ کر دیتا ہے اور اس سے دست بردار نہیں ہوتا۔شریعت نے نیک کاموں کا جو حکم دیا ہے، اس کا راز شاید یہی ہے کہ دل نیک اوصاف کی طرف پھر جائے۔

# بهترین انسان

# ۱۔ بہترین انسان

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۱۱۶۹)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بروزِ محشر تم میں میرے سب سے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے الفت رکھتے ہوں اور لوگ بھی ان سے محبت کرتے ہوں اور قیامت کے دن تم میں سے میرے لئے سب سے زیادہ قابلِ نفرت اور میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو منہ بھر کے باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرعوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۲۵)

۳۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں۔ (الادب المفرد۔ رقم: ۲۷۳)

۴۔ مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدگو نہ تھے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدزبان تھے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۲۹)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایسا کوئی نہیں کہ جس کا اخلاق اور صورت اللہ نے اچھی بنائی اور پھر اسے جہنم کی غذا بنائے۔ (شعب الایمان۔ رقم: ۸۰۳۶)

۶۔ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر حسن سلوک صدقہ ہے۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۴۷۴۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر حسن سلوک صدقہ ہے، غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ ہو۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۴۷۴۴)

۸۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں تمہیں خوف خدا کی نصیحت کرتا ہوں، بیشک یہ دین کی اصل ہے۔
میں نے عرض کی میرے لئے اور نصیحت فرمایئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قرآن کی تلاوت اور اللہ کا ذکر ضرور کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے آسمانوں اور زمین میں نور ہوگا۔
میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور نصیحت فرمایئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ میری امت کی گوشہ نشینی ہے۔

میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور نصیحت فرمائیں۔

ارشاد فرمایا! کثرت سے نہ ہنسا کرو کہ یہ دلوں کو مردہ اور چہرے کو بے نور کر دیتا ہے۔

میں نے عرض کی اے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید نصیحت فرمائیے۔

ارشاد فرمایا! اچھی بات کے علاوہ خاموش ہی رہو کہ خاموشی تمہارے لئے شیطان سے ڈھال اور دینی کاموں میں تمہاری مددگار رہے۔

میں نے عرض کی، یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اور نصیحت ارشاد فرمائیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے سے ادنیٰ کی طرف دیکھو، اپنے سے اعلیٰ کی طرف نگاہ نہ کرو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم نعمتِ خداوندی کو حقیر جانو۔

میں نے عرض کی دو جہاں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور نصیحت فرمائیں۔

ارشاد فرمایا! مساکین سے محبت کرو اور ان کی صحبت اختیار کرو۔

میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھی ارشاد فرمائیں۔

ارشاد فرمایا! حق بات کرو اگرچہ کڑوی ہو۔

میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھی ارشاد فرمائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر تیرے قریبی رشتہ دار قطع تعلقی کریں تو ان سے رشتہ جوڑو۔

میں عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نصیحت فرمائیں۔

فرمایا! راہِ خدا میں کسی کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نصیحت ارشاد فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا!

اے ابوذر رضی اللہ عنہ عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں، گناہوں سے بچنے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں، حسنِ اخلاق جیسی کوئی کمائی نہیں۔ (الترغیب والترہیب۔رقم: ۲۴)

نرم مزاجی

## ۲۔ نرم مزاجی زینت ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سخاوت کرنے والے کو نہیں دیتا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۶۸۸)

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۶۸۹)

۳۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۱۹)

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۵۷۶۷)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آدمی کی عزت اس کا دین

ہے،اس کی مروت اس کی عقل ہےاوراس کی شرافت اس کا اخلاق ہے۔(مسند احمد۔رقم:۸۷۸۲)

۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جس پر اللہ نے دوزخ کی آگ کو حرام فرما دیا؟ یہ وہ شخص ہے جو نرم مزاج،نرم خو،آسانی پیدا کرنے والا،لوگوں میں گھل مل جانے والا ہے۔(شعب الایمان۔رقم:۸۱۲۶)

۷۔ حضرت سیدنا اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا! جس میں تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو وہ اپنے کسی بھی عمل کے ثواب کی امید نہ رکھے،ایسا تقوٰی جو حرام کاموں سے روکے یا ایسا حلم جو اسے گمراہی سے روکے یا حسنِ اخلاق جس کے ساتھ وہ لوگوں میں زندگی بسر کرے۔(شعب الایمان۔رقم:۸۴۲۴)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں،کہ مومن اتنا نرم مزاج اور شریف ہوتا ہے کہ لوگ اس کی شرافت کی وجہ سے اسے احمق خیال کرتے ہیں۔(کنزالعمال۔رقم:۶۸۷)

۹۔ حضرت عرباض بن ساریہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشادفرماتے ہیں،کہ مومن نکیل والے اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے باندھ دیا جائے تو ٹھہر جاتا ہےاور اگر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر کسی چٹان پر بٹھایا جائے تو چٹان پر بیٹھ جاتا ہے۔(کنزالعمال۔رقم:۶۹۰)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اپنے کسی بھائی کو گناہوں میں مبتلا دیکھو تو اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم یوں کہو،اللہ اسے رسواء کرے،اللہ اس کا برا کرے۔ بلکہ

یوں کہو، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس کی مغفرت فرمائے۔ (کنز العمال۔ رقم: ٦٥٢١)

١١۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ سب اعمال میں سے سب سے افضل کام کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج بیت اللہ کرنا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلا کر ارشاد فرمایا! اس کے بعد کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ٢٠١)

١٢۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی، ایمان کیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبر کرنا اور معاف کرنا۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ٢١٠)

١٣۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (خوش روی) سے ہی ملے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ٦٦٨٠)

١٤۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرمادیا، جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔ (سنن نسائی۔ رقم: ٤٧١٢)

١٥۔ حضرت عرباض بن ساریہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کہ مومن نکیل والے اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے باندھ دیا جائے تو ٹھہر جاتا ہے اور اگر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر کسی چٹان پر بٹھایا جائے تو چٹان پر بیٹھ جاتا ہے۔ (کنز العمال۔ رقم: ٦٩٠)

۱۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جس پر اللہ نے دوزخ کی آگ کو حرام فرمادیا؟ یہ وہ شخص ہے جو نرم مزاج، نرم خو، آسانی پیدا کرنے والا، لوگوں میں گھل مل جانے والا ہے۔(شعب الایمان۔رقم:۸۱۲۶)

# ۳۔ خندہ پیشانی حسنِ اخلاق ہے

۱۔ حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (خوش اخلاقی) سے ہی ملے۔(صحیح مسلم۔ رقم:۶۶۸۰)

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو۔ (جامع ترمذی۔ رقم:۱۹۱۲)

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!، ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۰۵۶)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے، بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۰۹۳)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کر سکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہے۔ (شعب الایمان۔رقم: ۸۰۵۴)

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا! کہ قبیلے کا بُرا آدمی ہے، جب وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے، جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو دیکھا تو اس طرح فرمایا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ساتھ ملے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ رضی اللہ عنہا تم نے مجھے فحش گو کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہوگا، جس کو لوگ اس کی برائی سے محفوظ رہنے کے لئے چھوڑ دیں۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۸۴۰)

## ۴۔ صبر سب سے بڑی نعمت ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۲۴)

۲۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا اور جس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیا، یہاں تک کہ جو مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جو تم میں (سوال سے) بچتا رہے گا، اللہ بھی اسے غیب سے دے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا، اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا، اللہ بھی اسے بے پروا کر دے گا اور اللہ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۰)

۳۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے

کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن آدمی کے۔ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی، اس نے شکر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۰۳)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۲۱۸)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی، تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسکو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۶)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے، اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کے تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۰۳۲)

۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کامل ایمان صبر اور سخاوت کا ہی نام ہے۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۱۹۸)

۸۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی! اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی! ایمان کیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبر کرنا اور معاف کرنا۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۲۱۰)

آسانیاں

# ۵۔ تم آسانیاں پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو، نفرت نہ دلاؤ۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۱۲۵)

۲۔ ازرق بن قیس نے کہا کہ ہم اہواز نامی ایرانی شہر میں ایک نہر کے کنارے تھے جو خشک پڑی تھی، پھر ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ صحابی گھوڑے پر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور گھوڑا چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز توڑ دی اور اس کا پیچھا کیا، آخر اس کے قریب پہنچے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر واپس آ کر نماز قضاء کی، وہاں ایک شخص خارجی تھا، وہ کہنے لگا کہ اس بوڑھے کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز توڑ ڈالی۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو کر آئے اور کہا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں، کسی نے مجھ کو ملامت نہیں کی اور انہوں نے کہا کہ میرا گھر یہاں سے دور ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو بھاگنے دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا اور انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسان صورتوں کو اختیار کرتے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۱۲۷)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ ایک اعرابی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا، تو لوگوں نے اسے پکڑ لیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا! کہ اسے چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی (خواہ کم ہو یا بھرا ہو) بہا دو، اس لئے کہ تم لوگ نرمی کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو، سختی کرنے کیلئے نہیں۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۲۲۱)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ احزاب سے واپس ہوئے تو ہم لوگوں سے فرمایا! کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر، چنانچہ بعض لوگوں کے راستہ میں ہی عصر کا وقت آ گیا، تو بعض نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے جب تک کہ وہاں (بنی قریظہ) تک نہ جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہ نہ تھا کہ ہم قضا کریں۔ جب اس کا ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو ملامت نہ کی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۹۱۰)

۵۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا۔ لہٰذا جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے۔ (تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو) (جامع ترمذی۔ رقم: ۱۴۴۴)

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! درگذر سے کام لیا کرو، تم سے درگذر کی جائے گی۔ (مسند احمد۔ رقم: ۳۸۲)

۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر اس شخص پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا گیا ہے جو باوقار ہو، نرم خو ہو، سہولت پسند طبیعت کا ہو (جھگڑالو نہ ہو) اور لوگوں کے قریب ہو۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۰۰۲)

## ۶۔ جومحروم کرے، اسے عطا کرو

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صدقہ دینے سے مال میں ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ جو بھی درگزر کرتا ہے اللہ اس بندے کی عزت کو بڑھا دیتا ہے، جو بھی اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی ورفعت عطا فرماتا ہے۔(صحیح مسلم۔رقم:۲۵۸۸)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شرمسار کی لغزش کو معاف کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۱۹۹)

۳۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا! اے عقبہ کیا میں تمہیں دنیا وآخرت والوں میں سے اچھے اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی ضرور ارشاد فرمائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو تم سے ناطہ توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کرو۔(مسند احمد۔رقم:۱۳۷۲۳)

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! غلطی کرنے والوں کی لغزشوں کو معاف کرو جب تک کہ وہ کسی حد کے سزاوار نہ ہو جائیں۔(مسند احمد۔رقم:۲۵۵۳۰)

۵۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے جنت میں کنگروں والا محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں، اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے معاف کرے اور جو اسے محروم کرے یہ اسے عطا کرے اور جو اس سے قطع تعلق کرے یہ اس سے ناطہ جوڑے۔(مستدرک۔رقم:۳۲۱۵)

٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا! میرے پروردگار تیرے بندوں میں سے کون بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے۔ پروردگار نے فرمایا! وہ بندہ جو قادر ہونے کے باوجود عفو و درگزر کرے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۵۰۰۸)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لئے کھڑے ہوں گے تو ایک منادی اعلان کرے گا کہ جس کا کچھ ذمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا۔ منادی پھر اعلان کرے گا، جس کا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو، لوگ حیرانی سے پوچھیں گے کہ اللہ کی طرف کسی کا ذمہ کیسے نکل سکتا ہے؟ جواب ملے گا وہ جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔ پھر اس طرح کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔(الترغیب والترہیب۔رقم:۱۷)

کینہ پروری

# ۷۔ کینہ پرور کی معافی نہیں

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو، اور کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو، یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۶۵۳۴)

۲۔ سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی خیانت کرنے والے مرد یا خیانت کرنے والی عورت کی گواہی، اور زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت کی گواہی، اور اپنے مسلمان بھائی سے کینہ وعداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۵۸۴)

۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب متوجہ ہوتے ہیں اور تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں سوائے شرک کرنے والے اور کینہ رکھنے والے کے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۱۳۹۰)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی اس شخص کی جس کو حالت اسلام میں حد لگی ہو اور نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی کے خلاف (جس سے وہ کینہ رکھتا ہے)۔(سنن ابن ماجہ۔ رقم:۲۳۶۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ ہم بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس وادی سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اتنے میں انصاری صحابی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے، پھر انہوں نے ہمیں سلام کیا۔ دوسرے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا! تو پھر وہی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ پہلے کی طرح تشریف لائے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس سے اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس صحابی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیے اور ان سے کہنے لگے، میری اپنے والد صاحب سے ناراضگی ہوگئی ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا، اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین دن مجھے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ تین راتیں ان کے پاس قیام پذیر رہے اور انہوں نے انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے قیام اللیل کو تو نہ دیکھا لیکن جب وہ نیند سے بیدار ہوتے اور اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نماز فجر کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے اچھی بات کے علاوہ اور کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو قریب تھا کہ میں ان کے اعمال کو حقیر جانتا لیکن جب میں نے اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اے اللہ کے بندے میری اور میرے والد کی کوئی ناراضگی وجدائی نہیں ہے بلکہ میں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین بار فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی تشریف لائے، چنانچہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ میں آپ کے پاس ٹھہروں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں؟ تاکہ میں بھی اس کی پیروی کروں، لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑی عبادت کرتے نہیں دیکھا تو پھر آپ کیسے اس بلند مقام تک پہنچے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق یہ بات ارشاد فرمائی؟

انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اور تو کوئی عمل نہیں بس یہی ہے جو تم نے دیکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں نے روانگی کا ارادہ کیا، جب میں وہاں سے چلنے لگا تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی اور کہا، میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو تو نے دیکھا، اس کے علاوہ میں کسی بھی مسلمان سے دھوکا نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا اس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا، یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۲۶۹۷)

اصلاح

# ۸۔ اصلاح کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان یہ تحریر لکھ دی کہ اپنی دیت ادا کیا کریں، اپنے قیدیوں کا بھلے طریقے سے فدیہ ادا کریں اور مسلمانوں میں اصلاح کی کوشش کیا کریں۔(مسند احمد۔رقم:۲۳۱۷)

۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں نماز، روزے اور صدقے سے افضل درجے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، کیوں نہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آپس کے تعلقات کو اچھا کرو کہ نا اتفاقی تو دین کو مونڈ دینے والی ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۵۱۷)

۳۔ حضرت عبدالرحمن بن سنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ اسلام کا آغاز اجنبیت کی حالت میں ہوا تھا اور بالآخر یہ دوبارہ اجنبی ہو جائے گا، جیسے آغاز میں تھا، سو خوشخبری ہے غرباء کے لئے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غرباء سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا!

جو لوگوں کے فساد پھیلانے کے زمانے میں اصلاح کا کام کرتے ہیں۔(مسند احمد۔رقم:۱۶۰۹۶)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے،اصل خیر آخرت ہی کی خیر ہے، یا یہ فرماتے کہ اے اللہ! آخرت کی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔ (مسند احمد۔ رقم:۱۲۲۲۹۷)

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور انہوں نے سات یا نو لڑکیاں چھوڑیں، میں نے ایک ثیبہ (وہ عورت جو کنواری نہ ہو) عورت سے شادی کر لی مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، جابر رضی اللہ عنہ تم نے نکاح کر لیا، میں عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! باکرہ سے یا ثیبہ سے، میں نے عرض کیا ثیبہ سے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کنواری سے کیوں نہ کیا؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی؟ میں نے کہا عبداللہ (میرے والد) کا انتقال ہوا اور انہوں نے چند لڑکیاں چھوڑیں اور میں نے پسند نہیں کیا کہ میں ان پر ان ہی جیسی لے کر آؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو انکی نگرانی کرے اور ان کی اصلاح کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!،اللہ تجھے برکت دے۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۱۹۷)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے بھائی کی مدد کرو،خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ میں نے عرض کیا، میں مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اسے ظلم سے روک دو۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۲۶۲)

# ۹۔ مظلوم کی مدد کرنی ہے

۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ہر مسلمان کے لئے صدقہ لازم ہے، لوگوں نے پوچھا اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر اس کی صلاحیت نہ رکھتا ہو یا یہ کہا کہ ایسا نہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی ضرورت مند مظلوم کی مدد کرے۔ لوگوں نے پوچھا اگر یہ نہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اچھی باتوں کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا اگر یہ بھی نہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ برائی سے رکا رہے کہ یہی صدقہ اس کا صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۸۳۱)

۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۸۱۸)

۳۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر تمہارے لئے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام

کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۸۷۰)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ میں نے عرض کیا، میں مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اسے ظلم سے روک دو۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۲۶۲)

۵۔ حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر عذاب کرے۔(مسند احمد۔رقم:۶۷۹۸)

۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا! اور سات چیزوں سے منع فرمایا! جن سات چیزوں کے کرنے کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا! وہ یہ ہیں:

۱)۔ بیمار کی عیادت کرنا
۲)۔ جنازہ کے ساتھ جانا
۳)۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا
۴)۔ قسم پوری کرنا
۵)۔ مظلوم کی مدد کرنا
۶)۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا
۷)۔ سلام کو پھیلانا

جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا! وہ یہ ہیں:

۱)۔ سونے کی انگوٹھی پہننا

۲)۔ چاندی کے برتن میں پینا

۳)۔ ریشمی گدوں پر بیٹھنا

۴)۔ قسی (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے) کے کپڑے پہننا

۵)۔ ریشمی کپڑا پہننا

۶)۔ استبرق پہننا

۷)۔ دیباج پہننا (صحیح مسلم۔رقم:۵۳۸۲)

## ۱۰۔ اللہ پاک ظالم سے بدلہ لیتا ہے

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہوگا۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۰۳۷)

۲۔ حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہت بڑا جہاد ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۱۲۸۱)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں کسی پر ظلم کرنے سے، یا یہ کہ کوئی مجھ پر ظلم کرے۔(سنن نسائی۔ رقم:۵۴۶۷)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو! فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا مظلوم ہونے سے۔(سنن نسائی۔رقم:۵۴۷۷)

۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ظلم کرنے سے بچو، کیونکہ ظلم

قیامت کے دن تاریکی ہے اور بخل (یعنی کنجوسی) سے بچو، کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ٦٥٧٦)

٦۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برے) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں۔

١)۔ حرم میں ظلم کرنے والا

٢)۔ اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا

٣)۔ کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تا کہ اس کا خون بہائے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ٦٦٦٣)

٧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مظلوم کی بددعا سے بچو! اگر چہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (الترغیب والترہیب۔ رقم: ١٨)

٨۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے! مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں ظالم سے بدلا لوں گا، جلدی یا تاخیر سے اور اس سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے مظلوم کو دیکھا لیکن قدرت ہونے کے باوجود اس کی مدد نہ کی۔ (طبرانی کبیر۔ رقم: ١٩٦٥٢)

٩۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مظلوم کی بددعا سے بچو! کہ یہ آسمانوں پر اٹھائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگر چہ کچھ تاخیر سے ہو۔ (الترغیب والترہیب۔ رقم: ٣٠)

١٠۔ حضرت ابن مرداس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب عرفہ اپنی امت کے لئے بڑی کثرت

سے مغفرت اور رحمت کی دعا کی! اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بخش دیا لیکن ایک دوسرے پر ظلم کرنے والوں کو معاف نہیں کروں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پروردگار تو اس بات پر قادر ہے کہ ظالم کو معاف فرما دے اور مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا بہترین بدلہ عطا فرما دے، اس رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی دعا فرماتے رہے۔ اگلے دن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ میں صبح کے وقت دعا کرنے لگے تو پھر یہی دعا فرمائی! کچھ ہی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے، کسی صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنستا رکھے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں اللہ کے دشمن ابلیس کو دیکھ کر مسکرا رہا ہوں کہ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اللہ نے میری امت کے بارے میں میری دعا قبول فرما لی اور ظالم کو بھی بخشنے کا وعدہ کر لیا تو وہ ہلاکت بربادی پکارتا ہوا اور سر پر خاک اڑاتا ہوا بھاگ گیا مجھے اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنسی آ گئی۔ (مسند احمد۔رقم:۱۵۶۲۰)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! چار آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتے ہیں۔

۱)۔ قسم کھا کر سامان و اشیاء بیچنے والا

۲)۔ متکبر فقیر

۳)۔ بوڑھا زانی

۴)۔ ظلم کرنے والا حاکم (سنن نسائی۔رقم: ۲۵۸۲)

عبادت

# ۱۱۔ ساری عمر کی عبادت

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی، وہ ایسا ہے جیسے اس نے ساری عمر اللہ کی عبادت کی۔ (کنز العمال۔رقم:۱۶۴۵۳)

۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب کوئی حاجت مند آئے تو اس کی سفارش کیا کرو تا کہ تمہیں اجر ملے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۱۴۳۲)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو کوئی مسلمان کی دنیوی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی مصیبت دور کرے گا، جو مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے عیوب چھپائے گا۔ اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۶۹۹)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، مومن مومن کا آئینہ ہے، مومن مومن کا بھائی ہے جہاں بھی ملے وہ اس کو نقصان سے بچاتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۴۹۱۸)

۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محو سفر تھے کہ ایک

شخص سواری پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنی سواری کو دائیں بائیں گھمانا شروع کر دیا۔ پھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کے پاس فالتو سواری ہو، وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فالتو زادِراہ ہو، وہ اسے دیدے جس کے پاس زادراہ نہیں۔ یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال کی اتنی اقسام گنوائیں حتیٰ کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو بھی اپنی فالتو اشیاء پر کوئی حق نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۱۶۶۳)

۶۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سب سے افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان کا صدقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہاری وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رہائی دلا دو، کسی کا خون گرنے سے بچا لو اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھا دو اور اس سے کوئی مصیبت دور کر دو۔ (شعب الایمان۔ رقم: ۶۸۳)

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو کوئی اپنے مسلمان بھائی اور کسی صاحبِ حیثیت کے درمیان بھلائی پہنچنے یا تنگی کے آسان ہونے میں مددگار بنا تو اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کی مدد فرمائے گا، جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۱۳۷۰۹)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، جس نے کسی مومن سے تکلیف و مصیبت کو دور کیا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے پل صراط پر نور کے دو شعلے بنائے گا جس سے اتنا عالم چمکے گا کہ مخلوق اس کی چمک کی تاب نہ لا سکے گی۔ (الترغیب والترہیب۔ رقم: ۱۰)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے اور اللہ کو اپنی مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے لئے زیادہ سودمند ہے۔ (کنز العمال۔ رقم: ۱۶۰۵۲)

## ۱۲۔ یتیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب دلاتا ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کمزوروں اور مسکینوں کی کفالت کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد یا اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۸۲)

۲۔ حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں اور یتیم یا کسی دوسرے کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔ یہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (الادب المفرد۔ رقم: ۱۳۳)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمانوں کے گھر میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمان کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کرکے فرمایا! کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ایسے ہونگے۔ پھر ان دونوں انگلیوں کو جمع فرمادیا۔ (الادب المفرد۔ رقم: ۱۳۷)

۴۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس دسترخوان پر یتیم ہوتا ہے، شیطان اس دسترخوان کے قریب نہیں جاتا۔(مجمع الزوائد۔جلد:۸)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیموں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرو۔(الترغیب والترہیب۔رقم:۱۵)

٦۔ حضرت عمر بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے کسی یتیم کو منہ بولے مسلمان والدین کے سپرد کیا، حتٰی کہ وہ کھانے پینے کے معاملے میں مطمئن ہو جائے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس پر جنت واجب فرما دیتا ہے۔(شعب الایمان۔رقم:۱۱۰۳۱)

صدقہ

# ۱۳۔ ہر اچھا عمل صدقہ ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے بندے پر ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے، اگر تم بندوں میں انصاف سے فیصلہ کرو تو یہ صدقہ ہے، اگر تم کسی کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرو تو یہ بھی صدقہ ہے، اگر کسی کا سامان سواری پر لدوا دو تو یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھے صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دینے والی چیز دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (الترغیب والترہیب۔ رقم: ۵)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو کمال کے درجے تک پہنچانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۱۳۶۸۷)

۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! نیکی اور بدی کو لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے، بروز قیامت انہیں کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو

بشارتیں دے گی اوران کوجمع کرے گی اور برائی اپنے لوگوں سے کہے گی تم اس برائی کی جزا سے بچ نہیں سکتے یہ تمہیں ضرور مل کر رہے گی۔(مسند احمد۔رقم:۱۹۵۰۴)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اورعرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں اسلام قبول کر کے اچھے اعمال اختیار کرلوں تو کیا زمانہ جاہلیت کے اعمال پر میرا مؤاخذہ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم اسلام قبول کر کے اچھے اعمال اختیار کرلوتو زمانہ جاہلیت کے اعمال پر تمہارا کوئی مؤاخذہ نہ ہوگا،لیکن اگر اسلام کی حالت میں برے اعمال کرتے رہے تو پہلے اور بعد کے سب کا مؤاخذہ ہوگا۔(مسند احمد۔ رقم:۳۸۷۷)

عزت

# ۱۴۔ اللہ سے عزت لینے کا آسان طریقہ

۱۔ حضرت جابر بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو کوئی مسلمانوں کی مدد ایسی جگہ چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی بے عزتی ہو رہی ہو، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کی مدد بھی ایسی جگہ نہیں فرماتا جہاں وہ مدد کا طلب گار رہتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی ہو رہی ہو اور اس کا تقدس پامال کیا جا رہا ہو، تو اللہ اس مددگار کی ایسی جگہ مدد فرماتا ہے جہاں وہ مدد و نصرت کا طلب گار رہتا ہے۔(سنن ابوداؤد۔رقم: ۴۸۸۴)

۲۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔ (شرح السنہ۔رقم: ۳۴۲۲)

۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو اپنے بھائی کی مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ اس کی پوشیدہ مدد کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔(مجمع الزوائد۔رقم: ۱۲۱۳۹)

احترام

# ۱۵۔ بزرگوں کا احترام، اللہ کا احترام ہے

۱۔ حضرت مثنیٰ بن صباح رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سفید بالوں والے مسلمان اور افراط وتفریط سے بچنے والے عاملِ قرآن کی تعظیم گویا اللہ کی تعظیم ہے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم: ۴۸۴۳)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اکرام کرے، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرواتا ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۰۲۹)

۳۔ حضرت ابوعبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، جو ہمارے بڑوں کی عزت، ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے علماء کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری امت میں سے نہیں۔ (مسند احمد۔رقم: ۲۲۸۱۹)

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس

تشریف لائے تو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تکیہ سلمان رضی اللہ عنہ کو دے دیا، تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! اللہ اکبر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے ابو عبداللہ ہمیں بھی بتاؤ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تکیہ مجھے عطا فرمایا! اور ارشاد فرمایا! کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کی تکریم کرتے ہوئے اپنا تکیہ اسے دیدے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (مستدرک۔رقم:٦٦٠١)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بوڑھے کی عمر اور سلطان کے عہدے کی وجہ سے کشادہ کر دیا کرو۔ (کنز العمال۔رقم:٦٦٢٥۴٩٥)

کھانا کھلانا

## ۱۶۔ بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے

۱۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا! قیدی کو رہائی دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو۔ (صحیح بخاری۔رقم:۳۱۲،۳سنن ابوداؤد۔رقم:۲۰۵۳)

۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو پہلے پہل لوگ آپ ﷺ سے کتراتے تھے۔ پہلے میں بھی انہی میں شامل تھا،لیکن جب میں آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میرے دل نے کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔سب سے پہلی بات جو میں نے حضور ﷺ سے سنی وہ یہ ہے کہ، کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو اور اپنے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ آرام سے سو رہے ہوں،تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۴۹۳)

۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا کھانا کھلائے گا، جو پیاسے کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سربمہر شراب سے سیراب فرمائے گا، جو کسی برہنہ کو لباس پہنائے گا، اللہ تعالیٰ اسے سبز جنتی جوڑے پہنائے گا۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۴۵۷)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

کہ سب اعمال میں سے سب سے افضل عمل کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج بیت اللہ کرنا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے بلا کر ارشاد فرمایا، اس کے بعد کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۲۰۱)

۵۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی، ایمان کیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبر کرنا اور معاف کرنا۔ (مجمع الزوائد۔ رقم: ۲۱۰)

۶۔ حضرت صہیب بن منان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! کہ تم میں بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے۔ (الترغیب والترہیب۔ رقم: ۶)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنا دے گا، ہر خندق کا درمیانی فاصلہ ایک سال کی راہ ہے۔ (شعب الایمان۔ رقم: ۳۳۶۸)

۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب کھانا وہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو یعنی کھانے والے زیادہ ہوں۔ (شعب الایمان۔ رقم: ۹۶۲۰)

۹۔ حضرت بدیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک مجھے اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کو ایک لقمہ کھلانا، دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور میرا دس درہم صدقہ کرنا مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (شعب الایمان۔ رقم: ۹۶۲۷)

اولاد

# ۱۷۔ اولاد کی اچھی تربیت کرنی ہے

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم: ۳۶۷۵)

۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! واللہ انسان کا اپنے بیٹے کو ادب کی ایک بات سکھانا ایک صاع غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۸۷۲)

۳۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ عورت کہ جس کے رخسار اپنی اولاد کی پرورش و دیکھ بھال کی محنت اور مشقت اور ترک زینت و آرائش کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے، قیامت کے دن مجھ سے اس طرح قریب ہوگی جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۸۷۴)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، کھلائے پلائے اور دینی آداب سکھائے، جب تک وہ

بیٹیاں اس کے ساتھ رہیں یا وہ مردان بیٹیوں کے ساتھ رہے، حسن سلوک میں کمی نہ آنے دے، تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کروائیں گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۶۷۴)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو تو چاہئے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے نیک ادب سکھائے اور پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر لڑکا بالغ ہو اور وسائل نہ رکھتا ہو اور اس کا باپ اس کا نکاح کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اس کا نکاح نہ کرے اور پھر وہ لڑکا برائی میں مبتلا ہو جائے یعنی جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جائے تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۳۱۶۳)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور جب دس برس ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔ (بستر الگ کرنے کا حکم نماز نہ پڑھنے پر سزا کے طور پر نہیں ہے بلکہ یہ ایک مستقل حکم ہے)۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۹۲)

۷۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش و تربیت میں تھا۔ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میرا ہاتھ رکابی میں جلدی جلدی گھوم رہا تھا جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے، میں اپنے سامنے سے کھانے کے بجائے ادھر ادھر ہاتھ ڈال رہا تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا! کہ بسم اللہ کہو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۰۶۳)

۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ مانگتی ہوئی آئی، اس نے

میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہیں پایا، تو میں نے وہ کھجور اسے دیدی، اس عورت نے اس کھجور کو دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہیں کھایا، پھر کھڑی ہوئی اور چل دی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جو کوئی ان لڑکیوں کے سبب سے آزمائش میں ڈالا جائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے آگ سے حجاب ہوں گی۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۱۳۵۹)

۹۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس میں میرے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری تکلیف کی شدت کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہی ہے، میں مالدار آدمی ہوں، سوائے ایک لڑکی کے میرا کوئی وارث نہیں ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے سعد! تہائی مال خیرات کردو اور تہائی بھی بہت ہے تم اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ جاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو، کہ وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۳۷۷۷)

۱۰۔ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کردیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور فوراً اس پر بہایا۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۲۲۳)

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۹۱۱)

۱۲۔ ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئی اور میں پیلے رنگ کا ایک کرتہ پہنے ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سنہ سنہ، عبداللہ کہتے ہیں کہ سنہ کے معنی حبشی زبان میں حسنہ اور خوب کے ہیں پھر (ام خالد) مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، جس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اسے کھیلنے دو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے درازی عمر کی دعا دی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۲۹۴۷)

۱۳۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا (جو بچی تھیں) وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانہ مبارک پر تھیں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع کرتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اٹھا لیتے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۹۶)

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اہل وعیال پر مہربان اور شفیق نہیں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ (جو ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے) بالائی مدینہ (کے ایک محلہ میں ایک دایہ یعنی دودھ پلانے والی کے یہاں) دودھ پینے کے لئے رکھے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر (اپنے بیٹے کو دیکھنے اور ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے) اس محلہ میں جایا کرتے تھے، ہم کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پہنچ کر (دایہ کے) گھر میں تشریف لے جاتے تھے، جہاں دھواں گھٹا ہوتا تھا، کیونکہ دایہ کا شوہر لوہار تھا اور ان کی بھٹی کا دھواں گھر میں چاروں طرف بھرا رہتا تھا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے کی محبت میں اسی دھوئیں بھرے گھر میں چلے جاتے پھر ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیتے، پیار کرتے اور (حال چال معلوم کرکے) اپنے گھر واپس آجاتے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۵۶۹۵)

۱۵۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسے اس کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

لے کر حاضر ہوئے تو عرض کیا! میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح ہبہ کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس سے واپس لے لو۔ (صحیح مسلم۔رقم:۴۱۷۱)

۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی میں داخل ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۳۸۳)

۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں)۔

۱)۔ صدقہ جاریہ۔
۲)۔ علم جس سے نفع ہو رہا ہو۔
۳)۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۴۰۵)

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ (صحیح مسلم۔رقم:۵۵۹۹)

۱۹۔ حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرا نام برہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (نکاح میں) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آئیں، ان کا نام بھی برہ تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بھی زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔ (صحیح مسلم۔رقم:۵۶۰۲)

۲۰۔ حضرت محمد بن عمر بن عطا رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا، تو مجھے زینب بنت

ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام برہ رکھا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم اپنے نام کو پاکیزہ نہ کہو، اللہ ہی تم میں نیکی کرنے والوں کو جانتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، ہم پھر اس کا کیا نام رکھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کا نام زینب رکھو۔ (صحیح مسلم۔رقم: ۵۶۰۳)

# ۱۸۔ بیمار کی عیادت، اللہ کی عیادت ہے

۱۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! قیدی کو رہائی دو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیماروں کی عیادت (یعنی بیمار پرسی) کرو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۳۱۲)

۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جو بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اس وقت سے واپس آنے تک جنت کے میوہ زار میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۰۵۱)

۳۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جو آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خرفہ میں رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنت کا خرفہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جنت کے باغات۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۰۵۳)

۴۔ ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا! چلو حسین رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے چلیں، ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیمار پرسی کے لئے آئے ہو یا ملاقات کے لئے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ

عیادت کے لئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا (جامع ترمذی۔رقم: ۹٦۹)

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے تمام آداب وشرائط کے ساتھ وضو کیا اور محض اجروثواب کی خاطر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو وہ دوزخ سے ستر خریف کے برابر دور کردیا جاتا ہے۔(سنن ابوداؤد۔رقم: ۳۰۹۷)

٦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات یا بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو کامیاب ہوگیا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا۔(مسند احمد۔رقم: ۸۳۲۵)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے، وہ رحمت الٰہیہ کے سمندر میں غوطے لگاتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اللہ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو اس تندرست آدمی کا حکم ہے جو مریض کی عیادت کرتا ہے، مریض کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(مسند احمد۔رقم: ۱۲۷۸۱)

۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا! اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔جن سات چیزوں کے کرنے کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا، وہ یہ ہیں:

۱)۔ بیمار کی عیادت کرنا
۲)۔ جنازہ کی ساتھ جانا
۳)۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا
۴)۔ قسم پوری کرنا
۵)۔ مظلوم کی مدد کرنا
۶)۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا
۷)۔ سلام کو پھیلانا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۲۲۲)

۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۱۳۳۷)

۱۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے، گدھے پر سوار ہوتے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۱۰۵۸)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! میں بیمار ہوا لیکن ابن آدم نے میری عیادت نہیں کی، مجھے پیاس لگی لیکن ابن آدم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ میں نے عرض کیا پروردگار! کیا آپ بھی بیمار ہوتے ہیں؟ جواب ملا کہ زمین پر میرا کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اور اس کی بیمار پرسی نہیں کی جاتی، اگر بندہ اس کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو اسے وہی ثواب ملتا جو میری عیادت کرنے پر ملتا اور زمین پر میرا کوئی بندہ پیاسا ہوتا ہے لیکن اسے پانی نہیں پلایا جاتا۔ اگر کوئی اسے پانی پلاتا تو اسے وہی ثواب ملتا، جو مجھے پانی پلانے پر ہوتا۔ (مسند احمد۔رقم:۲۰۵۳)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے تو اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعاء سات مرتبہ پڑھے:

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَض

(میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں جو عظمت والا ہے اور بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفاء عطاء فرمائی۔ اگر ابھی اس کی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے صحت عطاء فرمائے گا۔(سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۱۳۸)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے تو چاہئے یوں کہے ''اے اللہ اپنے بندے کو شفا عطا فرما! تا کہ وہ تیرے دشمن کو زخمی کرے، تیری رضا کی خاطر اور تا کہ کسی جنازہ کے ساتھ چلے تیری خوشنودی کی خاطر''۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۱۳۹)

۱۴۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رات بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۱۴۳۷)

۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! معتکف جنازہ میں جا سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کر سکتا ہے۔(سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۱۷۷۸)

۱۶۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکینوں کی بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر یہ عورت مر جائے تو مجھے

خبر کرنا، جب وہ عورت مر گئی تو رات کو اس کا جنازہ اٹھایا گیا اس لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگانا پسند نہ کیا۔ صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی کیفیت معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ مجھے خبر کر دینا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جگانا اور رات کو باہر نکالنا نا گوار ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ساتھ لے کر اس کی قبر پر گئے اور چار تکبیر سے نماز جنازہ پڑھی۔ (موطاامام مالک۔ رقم: ۴۷۷)

۱۷۔ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھتے رہو، وہ ان لوگوں سے جو اس کی بیمار پرسی کو آتے ہیں کیا کہتا ہے اگر وہ ان کے سامنے اللہ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے واپس جاتے ہیں۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھتا ہے، اور فرماتا ہے اگر میں اپنے بندے کو اپنے پاس بلالوں گا تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو شفا دوں گا تو پہلے سے اس کو زیادہ گوشت اور خون عنایت کروں گا اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ (موطاامام مالک۔ رقم: ۱۶۱۴)

۱۸۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت فرمائی! جب کہ میری آنکھوں میں درد تھا۔ (مشکوٰۃ۔ رقم: ۳۰)

۱۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ بہترین عیادت وہی ہے، جس میں عیادت کرنے والا جلد اٹھ کھڑا ہو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۱۵۶۷)

۲۰۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مریض کی مکمل بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمہاری باہمی ملاقات کے آداب کا مکمل ہونا

مصافحہ سے ہوتا ہے۔(مسند احمد۔رقم:۲۱۲۱۱)

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

کہ آج تم میں کون شخص روزہ سے ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ میں روزے سے ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آج تم میں سے کون شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ کے لئے گیا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آج تم میں سے کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ میں نے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ آج تم میں سے کس شخص نے بیمار کی عیادت کی ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ میں نے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ سن لو! جس شخص میں یہ ساری باتیں جمع ہوتی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۳۹۱)

اہل وعیال

# ۱۹۔ اپنے اہل وعیال کا خیال رکھنا

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۱۶۹)

۲۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے، تو وہ اس کے حق میں (صدقہ) کا حکم رکھتا ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۴)

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے، انجشہ نامی غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا لے کر چل رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! ''انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے چل۔'' ابو قلابہ نے بیان کیا کہ مراد عورتیں تھیں (صحیح بخاری۔رقم:۶۲۱۰)

۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے، اسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچانا چاہیے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو،

کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں، جو سب سے بڑی پسلی ہے وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہئے، تو وہ ٹوٹ جائے گی اور جو یوں ہی رہنے دے گا، تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، میری وصیت عورتوں کے حق میں قبول کرو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۰۴۲)

۵۔ حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ ہم پر عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو تم خود کھاؤ، وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جیسا تم پہنو، ان کو بھی پہناؤ اور نہ ان کو مارو اور نہ ان کو برا بھلا کہو (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۸۰)

۶۔ عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سے کس طرح ایک شخص اپنی بیوی کو زور سے مارتا ہے جیسے اونٹ کو، حالانکہ اس کی پوری امید ہے کہ شام میں اسے وہ گلے لگائے گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۴۲)

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زوجہ ابوسفیان ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہیں، وہ مجھے میری اور میری اولاد کے بقدر کفایت خرچہ نہیں دیتے، ہاں یہ کہ جو میں اس کے مال میں سے اس کو بتائے بغیر لے لوں، کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کے مال میں اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے بقدر کفایت اور دستور کے مطابق حاصل کرلیں۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۱۹۸۴، سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۲۹۶)

۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی اور میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بلا کر میرے پاس لے آتے میں پھر ان کے ساتھ کھیلنے لگتی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۱۰۸۳)

۹۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کرنے لگے، اسی دوران حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اونچی ہوتی ہوئی آواز ان کے کانوں میں پہنچی۔ اجازت ملنے پر جب وہ اندر داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ لیا اور فرمایا! اے بنت رومان! کیا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کرتی ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان میں آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بچا لیا۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھیڑتے ہوئے فرمانے لگے دیکھا! میں نے تمہیں اس شخص سے کس طرح بچایا؟ تھوڑی دیر بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوبارہ آئے اور اجازت لے کر اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہنسا رہے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صلح میں مجھے بھی شامل کر لیجئے، جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۷۶۷۲)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا! کہ عبداللہ! مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم روزانہ دن میں روزے رکھتے ہو اور ہر رات میں پوری شب اللہ کی عبادت اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہتے ہو؟

میں نے عرض کیا! کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایسا نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور بغیر روزہ بھی رہو، رات میں عبادت الٰہی بھی کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ لہٰذا اپنے بدن کو زیادہ مشقت اور ریاضت

میں مبتلا نہ کرو کہ بیماری یا ہلاکت میں نہ پڑ جاؤ، تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اس لئے رات میں سویا بھی کرو تا کہ آنکھیں آرام وسکون پائیں، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا ان کے ساتھ کلام و گفتگو کرو، ان کی خاطر و مہمانداری کرو اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہو، جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا روزہ نہیں رکھا، البتہ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ہمیشہ کے روزہ کے برابر ہیں، لہٰذا ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو اور اسی طرح ایک مہینہ میں ایک قرآن ختم کرلیا کرو۔

میں نے عرض کیا! میں تو اس سے بھی زیادہ کی ہمت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! تو پھر بہترین روزہ جو روزہ داؤد علیہ السلام ہے رکھ لیا کرو! جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن تو روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور سات راتوں میں ایک قرآن ختم کرو اور اس میں اضافہ نہ کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۵۶۵)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے پاس ایک دینار ہے جسے میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، سو اسے کہاں خرچ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اسے اپنی اولاد پر خرچ کرو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اسے اپنی بیوی، ماں، باپ اور دوسرے اقرباء پر خرچ کرو۔ اس نے کہا، کہ میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ پھر اس نے کہا! کہ میرے پاس ایک اور دینار ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ اب اس کے بعد کے مستحق کو تم ہی بہتر جان سکتے ہو، جسے اس کا مستحق سمجھو اسے دے دو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۳۹)

زبان

# ۲۰۔ اپنی زبان قابو میں رکھو

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدگو نہ تھے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدزبان تھے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۰۲۹)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ گالی دیتے تھے، نہ بدگو تھے، نہ بدخو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے۔ اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو صرف اتنا فرماتے اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی میں خاک لگے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۰۳۱)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا حروف کو گننا چاہتا تو گن لیتا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۳۴۳۲)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں، لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کے پیچھے نہ پڑو، آپس میں حسد نہ کرو،

کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، بغض نہ رکھو، بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح بخاری۔رقم: ۲۰۶۴)

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام، کلام چھوڑ کر رہے۔(صحیح بخاری۔رقم: ۲۰۶۵)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔(صحیح بخاری۔رقم: ۲۰۶۶)

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔(صحیح بخاری۔رقم: ۲۰۴۴)

۸۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا! اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ درحقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری۔رقم: ۲۰۴۵)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور نیک شگون فال ہے۔عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک شگون کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا! اچھی بات جسے تم میں سے کوئی سنے۔(صحیح مسلم۔رقم:۵۷۹۲)

۱۰۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۱۱۶)

۱۱۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۵۳۲)

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ تباہ ہوگئے تو سمجھ لو کہ وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے۔(مسند احمد۔رقم:۷۳۶۰)

۱۳۔ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت میں ایک بالا خانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔یہ اللہ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے، نرمی سے بات کرے، تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔(مسند احمد۔رقم:۲۱۸۳۵)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ نہ دے اور سچا ہونے کے باوجود جھگڑا ختم نہ کردے۔(مسند احمد۔رقم:۸۲۷۶)

# ۲۱۔ عاجزی سے چلنا ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکا کر چلے، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اسے رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے کپڑے کا ایک کونہ خود بہ خود انجانے میں لٹک جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک تم تکبر نہیں کرتے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۳۵۲۲)

۲۔ حضرت ابواسید الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ مسجد سے باہر تھے اور راستہ میں مردوں اور عورتوں سے فرمایا! پرے ہٹو! راستہ کے درمیان میں چلنا تمہارا حق نہیں، تمہارے لئے راستوں کے کناروں پر چلنا ضروری ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۲۳۶)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے گھسیٹتا ہوا چلتا ہے (کپڑے زمین پر گھستے جاتے ہیں) اللہ قیامت کے دن اس پر نظر رحم نہ فرمائے گا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۴۹۴۱)

حیوانات

# ۲۲۔ حیوانات سے بھی نیکی کرنا ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا! اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہیں ہر جاندار پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۰۹)

۲۔ حضرت سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک بکری لی تاکہ اسے ذبح کروں، لیکن مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تم ایک بکری پر بھی رحم کرو

گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔(مجمع الزوائد۔رقم:٦٠٢٩)

٣۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بلی ایسا درندہ ہے جو رحمت کے فرشتوں کو آنے سے نہیں روکتا۔(مسند احمد۔رقم:٩٣٣١)

٤۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یحیی بن سعید کے پاس گیا اور یحیی کی اولاد میں سے کسی کو دیکھا کہ وہ مرغی باندھ کر اس کو پتھر سے مار رہا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ اس مرغی کے پاس پہنچے اور اس کو کھول دیا، پھر اس کی مرغی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساتھ والے لڑکے سے فرمایا! کہ اپنے بچوں کو پرندوں کے قتل کے لئے باندھ کر مارنے سے روکو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوپائے وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:٥٣٤٢)

٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پہلے زمانہ میں ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا کہ وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی کھا رہا ہے، اس شخص نے موزہ لیا اور اس (کتے) کے لئے اس سے پانی بھرنے لگا، یہاں تک کہ اسے سیراب کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے (اس کا) ثواب دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔(صحیح بخاری۔ رقم:١٧٦)

٦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک عورت جہنم میں صرف ایک بلی کی وجہ سے داخل ہوگئی جسے اس نے باندھ دیا تھا نہ تو خود اسے کھلایا پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا، کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔(مسند احمد۔رقم:١٠١٧٩)

خیرخواہی

# ۲۳۔ دین خیرخواہی کا نام ہے

۱۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔ (صحیح بخاری۔رقم: ۵۰۴)

۲۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس بندے کو کسی رعیت کا حاکم بنایا گیا اور اس نے خیرخواہی کے ذریعے اس کی حفاظت نہیں کی، تو جنت کی خوشبو تک اس کو نہیں پہنچے گی۔ (صحیح بخاری۔رقم: ۶۹۱۳)

۳۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ بیشک دین (سراسر) خیرخواہی کا نام ہے، بیشک دین خیرخواہی کا نام ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! کس کے ساتھ خیرخواہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ کے ساتھ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ، مسلمانوں کے امراء وحکام (مخلصین) کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ۔ (سنن ابوداؤد۔رقم: ۴۹۱۲)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ملازم جب اپنے افسر کی خیرخواہی کرے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔ (سنن ابوداؤد۔رقم: ۵۱۳۴)

۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا کھانا کھلائے گا، جو پیاسے کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سربمہر شراب سے سیراب فرمائے گا، جو کسی برہنہ کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے سبز جنتی جوڑے پہنائے گا۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۴۵۷)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بہترین کمائی مزدور کے ہاتھ کی کمائی ہوتی ہے جبکہ وہ خیرخواہی سے کام کرے۔ (مسند احمد۔رقم: ۸۳۳۷)

۷۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبول اسلام کے وقت میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ! میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ کر فرمایا! ہر مسلمان کی خیرخواہی کرو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم نہیں کرتا۔ (مسند احمد۔رقم: ۱۸۲۷۴)

۸۔ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خطبہ دیا وہ اس میں شریک تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے لوگو۔ اللہ کی قسم مجھے اس کا علم نہیں ہے، شاید آج کے بعد میں اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں، اللہ اس شخص پر رحم کرے جو آج میری بات سن کر اسے محفوظ کرلے، کیونکہ بہت لوگ صاحب علم کہلاتے ہیں حالانکہ ان کے پاس

علم نہیں ہوتا اور بعض لوگ اہل علم ہوتے ہیں لیکن دوسرے ان سے زیادہ اہل علم ہوتے ہیں ۔تم یہ بات جان لو! تمہارے مال، تمہارے خون، تمہارے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن قابل احترام ہے اور یہ مہینہ قابل احترام ہے اور یہ شہر قابل احترام ہے۔ یہ بات جان لو تین چیزوں کے بارے میں خیانت نہ کرنا، ایک عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا، دوسرا حاکم وقت کے لئے خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔(سنن دارمی ۔ رقم:۲۲۹)

۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں:

۱)۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے

۲)۔ جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے

۳)۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے

۴)۔ جب دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے

۵)۔ جب اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شریک ہو

۶)۔ اس کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے لئے خیر خواہی سے کام لے۔ (سنن دارمی۔جلد دوم۔رقم:۲۷۷۴)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مومن ایک دوسرے کے لئے مخلص ہوتے ہیں اور آپس میں محبت رکھتے ہیں اگر چہ ان کے شہر مختلف ہوں اور منافق ایک دوسرے سے دھوکے کرنے والے ہوتے ہیں اگر چہ ان کے شہر ایک ہی ہوں۔(الترغیب والترہیب۔رقم:۱۲)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمان، الفت، محبت کا مقام ومخزن ہے اور اس شخص میں بھلائی نہیں ہے جو الفت نہیں کرتا اور نہ اس شخص سے الفت کی جائے (یعنی جو شخص ایسا ہو کہ نہ تو وہ مسلمانوں سے الفت ومحبت کرتا ہو اور نہ مسلمان اس سے محبت والفت کرے تو وہ کسی کام کا نہیں)۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۸۹۱)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے، (کہ اس پر ظلم کرے) اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص مسلمان سے اس کی مصیبت کو دور کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتیں اس سے دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی، تو اللہ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۳۳۹)

۱۳۔ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا! میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں؟ جس کے ذریعہ تم دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرسکو، تو سنو ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کرلو، اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو، جب تنہا رہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو یعنی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بھی ذکر اللہ کرو اور تنہائی میں بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہو۔ اگر تم کسی کو دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور جس کو دشمن رکھو تو محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے دشمن رکھو، یعنی کسی سے تمہاری دوستی اور دشمنی کا معیار تمہاری اپنی ذات کی خواہشات یا کوئی دنیاوی نفع نقصان نہ ہونا چاہیے بلکہ اللہ کی رضا وخوشنودی کو معیار بناؤ، جس کا مطلب یہ ہے کہ اسی شخص کو اپنا دلی دوست بناؤ جس کی دوستی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اسی شخص سے

دشمنی رکھو جس کی دشمنی سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے ابورزین رضی اللہ عنہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے اور اس مسلمان کے ہاں جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ سب فرشتے اس کے لئے دعا واستغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس شخص نے محض تیری رضا وخوشنودی کے لئے ایک مسلمان بھائی کی ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت ومغفرت کے ساتھ منسلک کردے پس اے ابورزین رضی اللہ عنہ اگر تمہارے لئے ان مذکورہ چیزوں میں اپنی جان کو لگانا یعنی ان پر عمل کرنا ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۴۹۱۸)

۱۴۔ حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام درداء رضی اللہ عنہا ان کی بیوی تھی، میں ملک شام گیا تو میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مکان پر حاضر ہوا اور وہ گھر پر موجود نہ تھے، جبکہ ام درداء رضی اللہ عنہا موجود تھیں، تو انہوں نے کہا، کیا تو اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں انہوں نے کہا، اللہ سے ہمارے لئے بھلائی کی دعا کرو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا! کرتے تھے مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس موکل فرشتہ موجود ہے جب یہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو موکل فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کی مثل ہو۔ (صحیح مسلم۔رقم:۶۹۱۹)

۱۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس نے کسی مسلمان کا کوئی عیب دیکھا پھر اسے چھپایا، تو وہ ایسا ہے کہ گویا کہ اس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو

زندہ کر دیا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۶۲)

۱۶۔ حضرت یحیی بن وثاب رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ مسلمان جو دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف ومصائب پر صبر نہیں کرتا۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۶۳۹)

۱۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا، نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے روکنا، سب صدقہ ہے، پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا، یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا، بھی صدقہ ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۰۴۱)

۱۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی عیب پوشی فرمائیں گے اور جس نے مسلمان کی پردہ دری کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرمائیں گے۔ کہ گھر بیٹھے اسے رسوا فرما دیں گے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۵۴۹)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کے حق میں آئینہ کی طرح ہوتا ہے لہٰذا اگر تم اس میں کوئی برائی دیکھو تو اس سے اس برائی کو دور کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۸۸۱)

# ۲۴۔ مجلس کے بھی آداب ہیں

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۷۹۲)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کوئی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، بلکہ کشادگی پیدا کر لیا کرو، اللہ تمہارے لئے کشادگی فرمائے گا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۰۳۵۸)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے، پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۸۵۰)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو جائے اور واپس لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے جسے وہ چھوڑ کر گیا ہو۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۵۶۸۳)

۵۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جب تین آدمی ہوں، تو دو آدمی

تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔(صحیح بخاری۔ رقم:۶۰۸۹)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا! کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے تا کہ اس جگہ پر دوسرا آدمی بیٹھ جائے،لیکن جگہ دے دو اور کشادگی پیدا کردو۔(صحیح بخاری۔رقم:۶۰۷۳)

۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو اصحاب چھینکے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کا جواب یرحمک اللّٰہ (اللہ تم پر رحم کرے) سے دیا اور دوسرے کا نہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا! کہ اس نے الحمدللہ کہا تھا(اس لیے اس کا جواب دیا) اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا تھا۔چھینکنے والے کو الحمدللہ ضرور کہنا چاہیے اور سننے والوں کو یرحمک اللہ۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۲۲۱)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر (جو اسے سنے) حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۲۲۳)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرہ مبارک اپنے ہاتھوں یا اپنے کسی کپڑے سے ڈھانک لیتے تھے اور اپنی چھینک کی آواز کو پست کر لیتے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۶۴۲)

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوبُ اَلَیْکَ (تیری ذات پاک ہے، اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پڑھ لے تو اس نے جو لغو باتیں اس مجلس میں کہی ہوتی ہیں وہ معاف کر دی جاتی ہیں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۳۶۱۹)

مزاح

# ۲۵۔ مزاح سنت ہے

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا! اے دو کانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا! کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۷۹)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل کر رہتے اور مزاح بھی کرتے، کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟ وکیع فرماتے ہیں کہ نغیر ایک پرندہ تھا جس سے ابوعمیر کھیلا کرتے تھے ایک دن اس نے لحاف کو گندا کر دیا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۷۲۴)

۳۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، میں اس کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو شخص مذاق و مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو شخص اعلیٰ اخلاق

کا مالک ہو، میں اس کے لئے اعلیٰ جنت میں ایک مکان کا ضامن ہوں۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۲:۴۷۷۴)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی کوئی چیز نہ لے، نہ مذاق میں نہ حقیقتاً۔ اور جس کسی نے اپنے بھائی کی لکڑی لے لی تو اسے چاہیے کہ اسے واپس کر دے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم:۱:۴۹۷۱)

۵۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجارت کے سلسلے میں بصرہ کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ دو بدری صحابہ، نعیمان اور سویبط بن حرملہ بھی تھے، زادراہ کے نگران سویبط تھے۔ ایک موقع پر ان کے پاس نعیمان آئے اور کہنے لگے کہ مجھے کچھ کھانے کے لئے دیدو، سویبط نے کہا کہ نہیں جب تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ آجائیں، نعیمان بہت ہنس مکھ اور بہت حس مزاح رکھنے والے تھے، انہوں نے کہا کہ میں بھی تمہیں غصہ دلا کر چھوڑوں گا۔ پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس گئے جو سواریوں پر بیرون ملک سے سامان لاد کر لا رہے تھے اور ان سے کہا کہ مجھ سے غلام خریدو گے جو عربی ہے، خوب ہوشیار ہے، بڑا زبان دان ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ یہ بھی کہے کہ میں آزاد ہوں، اگر اس بنیاد پر تم اسے چھوڑنا چاہو تو مجھے ابھی سے بتادو، میرے غلام کو میرے خلاف نہ کر دینا، انہوں نے کہا ہم آپ سے دس اونٹوں کے عوض اسے خریدتے ہیں، وہ ان اونٹوں کو ہانکتے ہوئے لے آئے اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے آئے، جب اونٹوں کو رسیوں سے باندھ لیا تو نعیمان کہنے لگے یہ رہا وہ غلام، لوگوں نے آگے بڑھ کر سویبط سے کہا کہ ہم نے انہیں خرید لیا ہے، سویبط نے کہا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، میں تو آزاد ہوں، ان لوگوں نے کہا کہ تمہارے آقا نے ہمیں پہلے ہی تمہارے متعلق بتادیا تھا اور یہ کہہ کر ان کی گردن میں رسی ڈال دی اور انہیں لے گئے۔ ادھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

واپس آئے تو انہیں اس واقعے کی خبر ہوئی، وہ اپنے ساتھ کچھ ساتھیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے اور ان کے اونٹ واپس لوٹا کر سویبط کو چھڑا لیا، نبی علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اس واقعے کو یاد کر کے ایک سال تک ہنستے رہے۔(مسند احمد۔رقم:۲۵۵۰۹)

# ۲۶۔ بہتر ساتھی کون ہے؟

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا، جب تک یہ بات نہ ہو کہ جو بات اپنے لئے پسند کرتا ہو وہی اپنے بھائی کے لئے یا پڑوسی کے لئے پسند کرے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۱۷۲)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۲۸)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ پڑوسی کو وراث بنا دیں گے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۱۱۶)

۴۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی

مومن نہیں ہے، واللہ وہ آدمی مومن نہیں ہے، پوچھا گیا کون یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۸۲۵)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے، اسے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچانا چاہیئے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۰۴۲)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا! کہ میرے یہودی پڑوسی کو یہ ہدیہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ اسے عنقریب وارث بنادیں گے۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۵۱۱۷)

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۱۶۶)

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ بھیجے۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۴۶۰)

۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اے ابوذر! جب تو سالن پکائے تو اس کے شوربہ کو زیادہ کرلے اور اپنے پڑوسی کی خبرگیری کرلے۔(صحیح مسلم۔رقم:۲۶۷۸)

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جاؤ اور صبر کرو، وہ دو یا تین مرتبہ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جاؤ اور اپنا سامان گھر سے نکال کر راستہ میں پھینک دو۔ اس نے اپنا سامان راستہ میں پھینک دیا، لوگوں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے ہمسائے کی تکلیف سے انہیں باخبر کر دیا تو لوگ اس ہمسائے کو لعنت ملامت کرنے لگے کہ اللہ اس کے ساتھ ایسا کرے، ویسا کرے۔ اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا کہ تو سامان لے کر گھر لوٹ جا، آئندہ مجھ سے ناگواری کی کوئی بات نہیں دیکھے گا۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۱۱۸)

۱۱۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بالکل ملے ہوئے مکان کا پڑوسی زیادہ حقدار ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۴۹۹)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کی زمین ہو اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اپنے پڑوسی سے کہے، کہ وہ خرید لے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۴۹۶)

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑنے سے منع نہ کرے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۲۳۶۲)

# ۲۷۔ رحم کرو، رحم کیا جائے گا

ا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے کہا، یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ کیوں کیا ہو گیا ہے؟ اس کو ضرورت ہے، بیچارہ اسی لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا! کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ (بس یہ اعمال تجھ کو جنت میں لے جائیں گے)۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۸۳)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے، تو وہ صلہ رحمی کیا کرے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۸۵)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! رحم کا تعلق رحمن سے جڑا ہوا ہے، پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ پاک نے فرمایا! کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور

جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۹۸۸)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم نے عرض کیا! کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ ہاں کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں گا جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑ لوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ پس یہ تجھ کو دیا۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۹۸۷)

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ رحم (رحمن سے ملی ہوئی) شاخ ہے، جو شخص اس سے ملے، میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے، میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۹۸۹)

۶۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کاموں کے بارے میں کیا خیال ہے، جنہیں میں عبادت سمجھ کر زمانہ جاہلیت میں کرتا تھا مثلاً صلہ رحمی، غلام کی آزادی، صدقہ، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم ان تمام اعمال خیر کے ساتھ اسلام لائے ہو، جو پہلے کر چکے ہو۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۹۹۲)

۷۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے، نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۶۰۱۱)

۸۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۲۰۱۳)

۹۔ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیس دنوں تک رہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر کے لوگ یاد آ رہے ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں پر چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا حال سنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی نرم خو اور بڑے رحم کرنے والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ اور اپنے ملک والوں کو دین سکھاؤ اور بتاؤ۔ تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص تمہارے لیے اذان دے پھر جو تم میں بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۰۸)

۱۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس طرح ہے، جیسے عمارت کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو قینچی کی طرح کر لیا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۲۶)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ نماز پڑھتے ہی ایک دیہاتی نے کہا اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے فرمایا! کہ تم نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

مراد اللہ کی رحمت سے تھی۔( صحیح بخاری۔رقم:٦٠١٠)

١٢۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ تشریف لائے تو پہلے پہل لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کتراتے تھے۔ پہلے میں بھی انہی میں شامل تھا لیکن جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میرے دل نے کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔سب سے پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنی وہ یہ ہے کہ کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو اور اپنے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ آرام سے سو رہے ہوں، تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (جامع ترمذی۔رقم:٢٤٩٣)

١٣۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔( صحیح بخاری۔رقم:٥٩٨٤)

١٤۔ حضرت سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے ایک بکری لی تاکہ اسے ذبح کروں، لیکن مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تم ایک بکری پر بھی رحم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔(مجمع الزوائد۔رقم:٦٠٢٩)

١٥۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ ایک شخص راستہ میں چل رہا تھا کہ اسے شدت کی پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا اور اس نے اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو وہاں ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری کو چاٹ رہا تھا۔اس شخص نے سوچا کہ یہ کتا بھی اتنا ہی زیادہ پیاسا معلوم ہو رہا ہے جتنا میں تھا۔ چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے جوتے

میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو پسند فرمایا! اور اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہیں ہر جاندار پر نیکی کرنے میں ثواب ملتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۶۰۰۹)

# ۲۸۔ ماں باپ ہی جنت ودوزخ ہیں

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک تو وقت پر نماز ادا کرنا، دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، تیسرے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (سنن نسائی۔ رقم: ۶۱۴)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ ضعیف پر نرمی کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور غلام پر احسان کرنا۔
(جامع ترمذی۔ رقم: ۳۹۲)

۳۔ حضرت ابن سلامہ سلامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں آدمی کو حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا! میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا!۔ پھر فرمایا! کہ میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز غلام، آقا، دوست اور رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان کی طرف سے اسے ایذاء پہنچے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۷۵۷)

۴۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ماں باپ ہی تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۳۶۶۲)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کرنے کی نیت سے حاضر ہوا ہوں اور میں نے اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جا ان کے پاس واپس جا اور ان کو ہنسا، جس طرح تو نے ان کو رلایا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۱۳۹)

۶۔ حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے پاس مال و دولت بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے، بیشک میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے، تمہاری اولادیں تمہاری پاکیزہ ترین کمائی ہیں۔اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۳۵۱۳)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس آدمی نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ کے بازل کئے ہوئے احکام اور ہدایتوں کی فرمانبرداری کرنے والا تھا۔اس نے گویا ایسے حال میں صبح کی اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو گویا جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، اور جس آدمی نے اس حال میں شام کی کہ وہ ماں باپ کے بارے میں اللہ کے احکام و ہدایت سے منہ موڑنے والا ہے تو اس

نے ایسے حال میں صبح کہ کہ اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہوتو گویا دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اس آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر ماں باپ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہوں تب بھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں، اگر زیادتی کر رہے ہوں تب بھی، اگر زیادتی کر رہے ہوں تب بھی، اگر زیادتی کر رہے ہوں تب بھی، اگر زیادتی کر رہے ہوں تب بھی۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۸۳۹)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا جو بھی لڑکا اپنے باپ یا ماں کو محبت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج نفلی کا ثواب لکھتا ہے۔صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر چہ وہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۸۴۰)

۹۔ ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا، ان میں سے ایک سے پوچھا یہ تمہارے کون ہیں؟ اس نے کہا حضرت یہ میرے والد محترم ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! دیکھو کبھی ان کا نام لے کر نہ پکارنا، نہ ان کے آگے چلنا اور نہ کسی مجلس میں ان سے پہلے بیٹھنے کی کوشش کرنا۔(الادب المفرد)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو کسی کے ساتھ بھلائی کر کے اس پر احسان رکھے نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرے اور نہ وہ شخص جو شراب نوشی کرے اور بغیر توبہ کے مرجائے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۸۲۹)

۱۱۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں کبیرہ گناہ نہ

بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۱۹۸۳)

۱۲۔ حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! خدا جس گناہ کی سزا چاہتا ہے قیامت کے دن کے لئے ٹال دیتا ہے، لیکن ماں باپ کی نافرمانی کی سزا اسی زندگی میں موت سے پہلے ہی جلد دے دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۸۴۱)

۱۳۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس امر کو حرام قرار دیا ہے کہ ماں کی نافرمانی کر کے اس کا دل دکھا جائے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جائے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ فقر محتاجی اور عار کے خوف سے لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اور بخیلی و گدائی اختیار کی جائے نیز قیل وقال سوال کی زیادتی اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لئے مکروہ قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۸۴۶)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۱۹۸۲)

۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ آدمی ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، پھر ذلیل ہو، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! وہ آدمی جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، یا دونوں میں سے کسی ایک کو اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔ (صحیح مسلم۔رقم: ۶۵۰۱)

۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے آکر میدان جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا! کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں۔اس نے جواب دیا جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جاؤ اوران کی خدمت میں لگے رہو۔( صحیح بخاری۔رقم:۲۸۸۲)

۱۷۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ میری والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس آئیں، وہ اسلام سے منکر تھیں۔میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ہاں۔ ( صحیح بخاری۔رقم:۵۹۷۸)

۱۸۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے اور والدین کے حقوق نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے اور فضول باتیں، کثرت سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔( صحیح بخاری۔رقم:۵۹۷۵)

۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تین آدمی چل رہے تھے کہ بارش نے انہیں آلیا اور انہوں نے مڑکر پہاڑی کی غار میں پناہ لی۔اس کے بعد ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان گری اور اس کا منہ بند ہوگیا۔

اب بعض نے بعض سے کہا کہ تم نے جو نیک کام کئے ہیں ان میں سے ایسے کام کو دھیان میں لاؤ جو تم نے خالص اللہ کے لیے کیا ہو، تا کہ اللہ سے اس کے ذریعہ دعا کرو، ممکن ہے وہ غار کو کھول دے۔

اس پر ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! میرے والدین تھے اور بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چراتا تھا اور واپس آ کر دودھ نکالتا تو سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا اپنے بچوں سے بھی پہلے۔ ایک دن چارے کی تلاش نے مجھے بہت دور لے جا ڈالا چنانچہ میں رات گئے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ نکالا، پھر میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ انہیں سونے سے جگاؤں اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا تھا کہ والدین سے پہلے بچوں کو پلاؤں۔ بچے بھوک سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہو گئی۔ پس اے اللہ! اگر تیرے علم میں بھی یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کشادگی پیدا کر دے کہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے (دعا قبول کی اور) ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کر دی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔

دوسرے شخص نے کہا، اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی اور میں اس سے محبت کرتا تھا، وہ انتہائی محبت جو ایک مرد ایک عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس سے اسے مانگا تو اس نے انکار کیا اور صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ کی اور سو دینار جمع کر لایا پھر اس کے پاس انہیں لے کر گیا، پھر جب میں اس کے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈر! میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی (چٹان کو ہٹا کر) پیدا کر دے۔ چنانچہ ان کے لیے تھوڑی سی اور کشادگی ہو گئی۔

تیسرے شخص نے کہا، اے اللہ! میں نے ایک مزدور ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا اس نے اپنا کام پورا کر کے کہا کہ میری مزدوری دو۔ میں نے اس کی مزدوری دے دی لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کے ساتھ بے توجہی کی۔ میں اس کے اس بچے ہوئے دھان کو بوتا رہا اور اس طرح میں نے اس سے ایک گائے اور اس کا چرواہا کر لیا (پھر جب وہ آیا تو) میں نے اس سے کہا کہ یہ گائے اور چرواہا لے جاؤ۔ اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا۔ اس گائے اور چرواہے کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا، تو چٹان کی وجہ سے غار سے نکلنے میں جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے پوری طرح کشادگی کر دی جس سے وہ باہر آ گئے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۷۴)

۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا! یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۷۳)

۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا! کہ تمہارے ماں، باپ موجود ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ پھر انہیں میں جہاد کرو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۹۷۲)

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہاری ماں۔ پھر پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہاری ماں۔ اس نے پھر پوچھا، اس کے بعد کون؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہاری ماں۔ اس نے پھر پوچھا، اس کے بعد کون ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ پھر تمہارا باپ ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۵۹۷۱)

۲۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف جاتے تو اپنے گدھے کو آسانی کے لئے ساتھ رکھتے تھے جب اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو گدھے پر سوار ہو جاتے اور اپنے سر پر عمامہ باندھتے تھے۔ ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اسی گدھے پر سوار تھے اس کے پاس سے ایک دیہاتی آدمی گزرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی سے فرمایا! کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی کو اپنا گدھا دے دیا اور اسے فرمایا! کہ اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ دے کر فرمایا! کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے، تو آپ رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ آپ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی آدمی کو گدھا عطا کر دیا، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی سہولت کے لئے رکھا ہوا تھا اور عمامہ بھی عطا کر دیا، جسے آپ رضی اللہ عنہ اپنے سر پر باندھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے اور اس دیہاتی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ (صحیح مسلم۔ رقم:۶۵۰۵)

۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ایک بیوی تھے جسے میں بہت چاہتا تھا اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند فرماتے تھے، چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا! عبداللہ طلاق دے دو۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۲۰۰)

۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوست کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۹۸۵)

۲۶۔ حضرت مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران بنی سلمہ کا ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وآلہ وسلم، کیا میرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت باقی ہے کہ میں ان کی موت کے بعد، ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ہاں ان کے لئے دعا کرنا، استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کی وصیت یا عہد کو پورا کرنا اور ان کے متعلقین کے ساتھ صلہ رحمی کرنا، جو انہی سے جڑے تھے اور ان کے دوست کا احترام کرنا۔ (سنن ابوداؤد۔رقم: ۱۷۳۱)

قناعت

## ۲۹۔ قناعت آزادی ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۴۹۰)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تونگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۳۷)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک نجات پائی، اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس نے اسی پر قناعت کی۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۳۸)

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جیسا کہ حق ہے، تو وہ تم کو اس طرح سے روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے،

صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۶۴

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے نہ شگون لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(صحیح بخاری۔رقم:۶۴۷۲)

۶۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا!۔ میں نے پھر مانگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا فرمایا! پھر میں نے مانگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر عطا فرمایا! پھر فرمایا! کہ اے حکیم! یہ مال سرسبز اور خوشگوار نظر آتا ہے پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۶۴۴۱)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اللہ کا یہ ارشاد سنایا، کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۲۰۴)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی۔''اے اللہ! آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔''(صحیح بخاری۔رقم:۶۴۶۰)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۴۳)

حیا

## ۳۰۔ حیاء ایمان ہے

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۱)

۲۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے، جب تو شرم نہ کرے تو جو چاہے وہ کر۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۳)

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۴)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس چیز میں فحش ہو وہ اس چیز کو عیب دار کر دے گا، تو اس چیز کو اپنانے والا ضرور فحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آ جائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۵)

۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۴۱۸۰)

۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دے دوں گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۴)

۷۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۱۱۶)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ (صحیح بخاری۔ جلد اول: رقم: ۸)

۹۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء سب کی سب خیر ہی ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۳۹۲)

لغویات

## ۳۱۔ لغویات سے بچنا ہے

۱۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے فائدہ بات چیت کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے اور اپنی چیز بچا کر رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۳)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۵)

۳۔ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۶)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو بندہ اللہ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۸)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بندہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا، جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۸۵)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۱۳۵)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص (روزے کی حالت میں) لغو و باطل کلام اور بے ہودہ افعال نہ چھوڑے گا تو اللہ کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ اس نے اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد دوم: رقم: ۵۱۰)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ بدکلام تھے۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد پنجم: رقم: ۳۹۴)

ریاکاری

# ۳۲۔ ریاکاری ذلت لاتی ہے

۱۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (کسی نیک کام کے نتیجہ میں) جو شہرت کا طالب ہو، اللہ تعالیٰ اس کی بدنیتی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کرے، اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب لوگوں کو دکھلا دے گا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۹۹)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی لوگوں کے دکھاوے کے لئے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۷۹)

۳۔ حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی دکھلاوے کے لئے کوئی کام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۹۸۰)

۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا

گیا جو شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے اور تیسرا ریا کاری کے لئے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو اللہ کے دین اور کلمہ کی بلندی و عظمت کے لئے لڑتا ہے حقیقتاً وہ اللہ کے راستہ میں لڑنے والا ہے۔(صحیح مسلم۔ رقم:۴۹۱۴)

۵۔ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی غیبت کا نوالہ کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اس کے مثل جہنم کا نوالہ کھلائیں گے اور جس نے کسی مسلمان کی برائی کا لباس پہنا، اللہ اسے اس کے مثل جہنم کا لباس پہنائیں گے اور جس شخص نے کسی کو شہرت وریا کاری اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا یا کسی شخص کی وجہ سے ریا کاری و شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ریا کاری اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۵۲)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لیے) دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل سے بھی بدتر ہوں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرات رکھتے ہو، میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کردوں گا کہ ان کا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۲۲۱)

## ۳۴۔ مقروض کو مہلت دینا ہے

۱۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو آدمی کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس سے اس کا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم:۳۰۱۵)

۲۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی تنگ دست مقروض کو مہلت دے یا اسے کچھ قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کو اپنے رحمت کے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کی رحمت کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (سنن دارمی۔ جلد دوم۔ رقم: ۴۳۳)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جا رہے تھے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ اسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرما دے گا، یاد رکھو! جنت کے

اعمال ٹیلے کی طرح سخت ہیں اور جہنم کے اعمال نرم کمان کی طرح آسان ہیں، خوش نصیب ہے وہ آدمی جو فتنوں سے محفوظ ہوا اور انسان غصہ کا جو گھونٹ پیتا ہے، مجھے اس سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں ہے، جو شخص اللہ کی رضا کے لئے غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے، اللہ اس کے پیٹ کو ایمان سے بھر دے گا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۱۶۰)

۴۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم سے پہلی امتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا، تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہم اس بات کے اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ تمہیں معاف کر دیں لہٰذا اسے معاف کر دیا گیا۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۱۳۲۸)

۵۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص وقت مقررہ گذرنے کے بعد اسے مہلت دے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۱۸۹۶)

۶۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ پھر ایک اور مرتبہ سنا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے اسے ہر دن کے عوض دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے میں نے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گنا اور پھر دو گنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قرض کی ادائیگی سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے مقررہ وقت کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۱۹۷۲)

۷۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے ابوحدرد کے بیٹے سے قرض کا مطالبہ مسجد میں کیا اور ان کی آوازیں بلند ہوئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں ان کی آوازوں کو سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دی اور فرمایا! اے کعب! اس نے کہا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنے قرض میں سے آدھا کم کردو، کعب نے عرض کیا! تحقیق میں نے ایسا کردیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروض سے فرمایا! اٹھو اور اس کا قرض ادا کردو۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۹۷۸)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اپنے دس دینار کے مقروض کا پیچھا کیا۔ اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ تمہیں دلا دوں۔ بولا اللہ کی قسم میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا، یہاں تک کہ تم میرا قرض ادا کرو یا ضامن دو۔ وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھینچ لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض خواہ سے کہا تم اسے کتنی مہلت دیتے ہو؟ اس نے کہا ایک ماہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ پھر وہ قرضدار اس وقت قرض خواہ کے پاس پہنچا جس وقت کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ مال تم نے کہاں سے حاصل کیا، کہنے لگا کہ ایک خزانہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس کا قرضہ خود ادا فرمادیا۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۴۰۹)

۹۔ حضرت عمران بن عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مقروض سے روز قیامت قرضہ ادا کرایا جائے گا اگر وہ (قرض ادا کئے بغیر) مر گیا۔ جو تین باتوں میں قرض لے تو ان کا قرض روز قیامت اللہ خود ادا فرمائیں گے۔ ایک مرد اللہ کے راستہ میں ہو اس کی قوت کم ہو جائے تو وہ قرض لے کر قوت حاصل کرے، اللہ کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے۔ دوسرے ایک مرد کے پاس کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے پاس کفن دفن کے لئے خرچہ نہ ہو سوائے قرض کے۔ تیسرے وہ مرد جو بے نکاح رہنے میں اللہ سے ڈرے اور اپنے دینی خدشہ کے پیش نظر قرض لے کر نکاح کر لے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۴۳۸)

# ۳۴۔ صرف دعا دینا ہے

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (قبیلہ) دوس کے لوگوں نے نافرمانی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے ان کیلئے بددعا کیجئے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا نہیں کی، بلکہ فرمایا! اے اللہ دوس کو ہدایت کر اور ان کو دائرہ اسلام میں لے آ۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۲۸۱۶)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنے دشمنوں) کافروں کے حق میں بددعا فرمایئے، تاکہ وہ ہلاک ہوں اور ان کی جڑ اکھڑ جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھ کو لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۵۷۳۵)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) کچھ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قبیلہ ثقیف کے تیروں نے ہم کو بھون ڈالا، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے

اللہ! ثقیف کو ہدایت وتوفیق عطا فرما۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۵۹۳۴)

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بددعا نہ کرو اپنے اوپر، نہ اپنی اولاد پر، نہ اپنے خادموں پر اور نہ اپنے مالوں پر کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۱۵۲۸)

۵۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم اللہ کی لعنت نہ دیا کرو، نہ اللہ کے غضب اور جہنم کی بددعا دیا کرو۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۷۷)

۶۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص پر شراب پینے کے جرم میں حد جاری کی گئی تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے کہا، تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اس پر لعنت نہ بھیجو۔ (مشکوۃ شریف۔جلد سوم:رقم:۲۷۷)

۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بطن بواط کے غزوہ میں چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سواری کرتے تھے۔ اس اونٹ پر ایک انصاری کی سواری کی باری آئی تو اس نے اونٹ بٹھایا اور پھر اس پر چڑھا اور پھر اسے اٹھایا۔ اس نے کچھ شوخی دکھائی تو انصاری نے کہا اللہ تجھ پر لعنت کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا میں ہوں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس سے نیچے اتر جا اور ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا اونٹ نہ رہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنی جانوں کے خلاف بددعا نہ کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے خلاف بددعا کیا کرو اور نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بددعا کیا کرو! کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بددعا ایسے وقت میں مانگی جائے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا ہو اور تمہیں عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہاری وہ دعا قبول فرمائے۔(صحیح مسلم۔رقم:۳۰۱۸)

# ۳۵۔ جولوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جولوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا، اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے برے بھلے جو بھی عمل کئے تھے ویسا بدلہ پالیا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۵۱۶)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے والد جو زمانہ جاہلیت میں ہی فوت ہو گئے تھے کے متعلق نازیبا کلمات کہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے طمانچہ دے مارا، اس کی قوم کے لوگ آئے اور کہنے لگے ہم بھی انہیں اسی طرح طمانچہ ماریں گے جیسے انہوں نے مارا ہے اور اسلحہ پہننے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا! اے لوگو! یہ بتاؤ کہ اللہ کی بارگاہ میں اہل زمین میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ پھر عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اس لئے تم ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا کہہ کر، ہمارے زندوں کو اذیت نہ پہنچاؤ، یہ سن کر اس انصاری کی قوم والے آئے اور کہنے لگے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصے سے

اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔(مسند احمد۔رقم:۲۵۹۸)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی فوت شدہ مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسے ہی ہے جیسے کسی زندہ آدمی کی ہڈی توڑنا۔(مسند احمد۔رقم:۲۳۲۱۶)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک فوت شدہ آدمی کا تذکرہ ہوا، لوگ اس کے عمدہ خصائل اور اس کی تعریف بیان کرنے لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! واجب ہوگئی۔اسی اثناء میں ایک اور آدمی کا تذکرہ ہوا اور لوگوں نے اس کے برے خصائل اور اس کی مذمت بیان کی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! واجب ہوگئی، پھر فرمایا! کہ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔(مسند احمد۔رقم:۹۶۹۶)

۵۔ حضرت ابوابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعاء فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجودہ وغائب سب کی بخشش فرما۔(مسند احمد۔رقم:۱۶۸۸۷)

غیبت

# ۳۶۔ غیبت بدبودار ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنے بھائی کے اس عیب کا ذکر کرے کہ جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا خیال ہے کہ اگر واقعی وہ عیب میرے بھائی میں ہو، جو میں کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا! اگر وہ عیب اس میں ہے جو تم کہتے ہو، تبھی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۶۵۸۳)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم بدگمانی سے بچو، اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو کرو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۸۷۲)

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی بھائی ہو کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے

جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۴۸۷۳)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سخت قبیح چیز کیا ہے؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پھیلاتی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آدمی سچ کہتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سچا لکھا جاتا ہے اور وہ جھوٹ کہتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔(صحیح مسلم۔رقم:۶۶۲۶)

۵۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ مسلمانوں کی غیبت مت کیا کرو اور نہ ان کی عزت وآبرو کے درپے رہو، اس لئے جو کسی کی عزت کے درپے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت کے درپے ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کی عزت کے درپے ہوجائیں تو اس کو اپنے گھر بیٹھے رسوا کر دیتے ہیں۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۵۱)

۶۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا! ان کو عذاب ہورہا ہے اور کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہورہا ہے بلکہ ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے عذاب ہورہا ہے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۳۴۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کی عظیم سعادت عطاء ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوئے اور اس کی ایک جانب ہلکی سی آہٹ سنی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مؤذن بلال رضی اللہ عنہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپسی کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ کامیاب ہوگئے، میں نے ان کے لئے فلاں فلاں چیز دیکھی ہے۔

شب معراج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید

کہتے ہوئے کہا مرحبا یا لنبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وہ گندمی رنگ کے طویل القامت آدمی تھے جن کے بال سیدھے تھے اور کانوں تک یا اس سے اوپر تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت موسی علیہ السلام ہیں۔

آگے چلے تو حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور آگے چلے تو ایک بارعب اور جلیل القدر بزرگ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا اور سلام کیا جیسا کہ سب ہی نے سلام کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد (جدامجد) حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

اس سفر معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہنم کو بھی دیکھا، وہاں ایک گروہ نظر آیا جو مردار لاشیں کھا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔ وہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سرخ رنگت کا آدمی بھی دیکھا جس کے گھنگھریالے بال تھے اور اگر تم اسے دیکھو تو وہ پراگندہ معلوم ہو، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والا بدنصیب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصی میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے، لیکن جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوئے تو وہاں سارے انبیاء علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو پیالے لائے گئے، ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے، ایک میں

دودھ تھا اور دوسرے میں شہد، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ والا برتن لے کر دودھ پی لیا، وہ پیالہ لانے والا فرشتہ کہنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرت سلیمہ کو اختیار کیا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۲۱۰)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مجھے پروردگار عالم نے معراج پر بلایا تو میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا، جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کی غیبت کرنے والے اور لوگوں کی طرف انگلیاں اٹھانے والے لوگ ہیں۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۲۸۶۲)

۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مردار کی بدبو اٹھنے لگی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیسی بدبو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مومنین کی غیبت کرتے ہیں۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۴۲۵۸)

۱۰۔ حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ کے بہترین بندے وہ لوگ ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہوتے ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں کے درمیان تفریق پیدا کرتے ہیں، باغی، بیزار اور اڑیل ہوتے ہیں۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۷۳۱۶)

۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علم حاصل کرو اس کے ذریعے تمہاری پہچان ہوگی۔ تم اس پر عمل کرو تم اس کے اہل میں شامل ہو جاؤ گے کیونکہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جب دس آدمیوں میں سے نو آدمی نیکی کے بارے میں علم نہیں رکھیں گے اور ان میں سے کوئی بھی برائی سے نہیں بچے گا۔ ماسوائے اس کے، جو اس سے (برائی سے) بے خبر ہو، اس وقت یہی لوگ ہدایت کے پیشوا ہوں گے اور علم کے چراغ ہوں گے جو فساد پھیلانے والے چغل خوری کرنے والے اور فضول باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ (سنن دارمی۔ رقم: ۲۶۱)

غصے پر قابو

# ۳۷۔ غصے پر قابو رکھنا ہے

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ طاقتور وہ نہیں کہ جو (کشتی میں کسی کو) پچھاڑے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت، اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۵۹۱۷)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جا رہے تھے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ اسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرما دے گا، یاد رکھو! جنت کے اعمال ٹیلے کی طرح سخت ہیں اور جہنم کے اعمال نرم کمان کی طرح آسان ہیں، خوش نصیب ہے وہ آدمی جو فتنوں سے محفوظ ہوا اور انسان غصہ کا جو گھونٹ پیتا ہے، مجھے اس سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں ہے، جو شخص اللہ کی رضا کے لئے غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے، اللہ اس کے پیٹ کو ایمان سے بھر دے گا۔ (مسند احمد۔رقم:۱۱۶۰)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کون سی چیز غضب الٰہی سے بچا سکتی ہے؟ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم لوگوں پر

غصہ نہ کیا کرو۔(مسند احمد۔رقم:٦٦٤٦)

۴۔ حضرت انس الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو انتقام کی قدرت کے باوجود غصہ پی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو بروز محشر مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنتی حوروں میں سے جسے چاہے اپنا لے۔(جامع ترمذی۔رقم:٢٥٠١)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آدمی کا کوئی گھونٹ پینا اس غصہ کے پینے سے افضل نہیں جو وہ رضائے الٰہی کے حصول کے لئے پیتا ہے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:٤١٨٩)

٦۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ابو ضمضم کی طرح ہو؟ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ابو ضمضم کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ ایک مرد ہے، جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے اے اللہ میں نے اپنی جان اور عزت تیرے سپرد کی۔ پھر جو اسے گالی دے وہ اسے گالی نہیں دیتا اور جو کوئی اس پر ظلم کرے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور جو اسے مارے وہ اس کو جواب میں نہیں مارتا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:٤٨٨٦)

۷۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی باہم گالم گلوچ کر رہے تھے ان میں سے ایک کا منہ (مارے غصہ کے) لال ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس بات کو کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کہہ دے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔(صحیح بخاری۔ رقم:٣١٤٩)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پچھاڑ دینے والا زور آور نہیں ہوتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر زور آور کون ہے؟ فرمایا! وہ جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد چہارم: رقم:۱۰۲۹)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے رہے، کہ غصہ نہ کیا کرو۔ (صحیح بخاری۔ رقم:۵۹۱۹)

۱۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا! کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے، پھر اگر بیٹھنے سے غصہ زائل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر لیٹ جائے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۷۵۵)

۱۱۔ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ غصہ شیطانی اثر سے آتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی بجھا دیتا ہے، پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۷۵۷)

# ۳۸۔ جھوٹ بولنا بربادی ہے

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں:

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۲۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ پورا نہ کرے

۳۔ جب امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۳۲)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چار باتیں جس کسی میں ہوں گی، وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چار کی ایک بات ہو اس میں ایک بات نفاق کی ہے، تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے۔وہ چار باتیں یہ ہیں:

۱)۔ جب امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے

۲)۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۳)۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے

۴)۔ جب لڑے تو بے ہودگی کرے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۳۴)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ میرے اوپر جھوٹ نہ بولنا، کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۱۰۹)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے (یعنی روزہ رکھنے) کی کوئی ضرورت نہیں۔(صحیح بخاری۔رقم:۱۸۲۹)

۵۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے، جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں سچے ہوں اور (چیز کی خوبیاں اور خامیاں) دونوں صاف صاف بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر دونوں جھوٹے ہیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت جاتی رہی گی۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۰۳۰)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کبائر کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا، کسی آدمی کا قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۴۴۵)

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جو شخص جھوٹی قسم کھائے گا تا کہ کسی کا مال ہضم کر جائے تو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۵۶۲)

۸۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹی بات صلح کرانے کے لئے کہہ دے، بشرطیکہ نیت اچھی ہو۔ (صحیح بخاری۔رقم:۲۵۸۰)

۹۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، پھر (سیدھے ہو) بیٹھ گئے اور فرمایا! سن لو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، سن لو! جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش نہ ہوں گے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۵۷۸۶)

۱۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی ہدایت لاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہوجاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۵۸۹۷)

۱۱۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص جس کو تم نے معراج کی رات میں دیکھا تھا کہ اس کے جبڑے چیرے جارہے تھے وہ بہت بڑا جھوٹا تھا اور اس طرح جھوٹی باتیں اڑاتا تھا کہ دنیا کے تمام گوشوں میں وہ پھیل جاتی تھیں قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۵۸۹۸)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔

۱)۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا

۲)۔ کسی جان کو ناحق قتل کرنا

۳)۔ والدین کی نافرمانی کرنا

۴)۔ جھوٹ بولنا یا فرمایا! کہ جھوٹی گواہی دینا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۶۵۱)

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔(صحیح مسلم۔رقم:۹)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ سچ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی ہے اور یہ برائی دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔(صحیح مسلم۔رقم:۶۶۲۸)

۱۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص (کسی حاکم وغیرہ کی مجلس میں) محبوس ہو کر (جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھالے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۳۲۴۳)

۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے، اگرچہ وہ ایک تازہ مسواک کے لئے ہی کیوں نہ ہو مگر یہ کہ اس نے

اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا (یا یہ کہا کہ اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی)۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۳۲۳۷)

۱۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے، میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو مذاق ومزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اس شخص کے لئے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور جو شخص اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو، اس کے لئے اعلیٰ جنت میں ایک مکان کا ضامن ہوں۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۴۷۷۲)

۱۸۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا! کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو گفتگو میں قوم کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے، اس کی بربادی ہے، اس کی بربادی ہے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۴۹۵۷)

۱۹۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دیکھو! میرے بعد حکمران ہوں گے، جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم وزیادتی کرنے میں اس کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں۔ وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے) اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔(سنن نسائی۔رقم:۴۲۲۳)

بدگمانی

# ۳۹۔ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم بدگمانی سے بچو! اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیوب کی جستجو نہ کرو اور نہ اس کی ٹوہ میں لگے رہو اور (بیع میں) ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور نہ حسد کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ کسی کی غیبت کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی ہوجاؤ۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۵۸۷۴)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ بدگمانی سے بچتے رہو! کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ کسی کے عیوب کی ٹوہ لگواؤ اور نہ خود کسی کی ٹوہ میں لگو۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۸۸۸)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بدگمانی سے پرہیز کرو، کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۰۷۵)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کا طواف

فرمارہے تھے اور فرمارہے تھے، تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے، تو کتنا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے، مومن کی حرمت، اس کے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۳۹۳۶)

۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حکمران جب لوگوں میں شک و شبہ کی بات ڈھونڈتا ہے تو لوگوں کو خراب کر دیتا ہے۔ (مشکوۃ شریف۔ رقم: ۳۶۴۹)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی فال لیتے تھے، بدگمانی نہیں کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا نام پسند آتا تھا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۲۱۳)

۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے جس شخص کو بھی موت آئے تو وہ اس حال میں ہو کہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو، کیونکہ کچھ لوگوں نے اللہ کے ساتھ بدگمانی کا ارادہ کیا تو اللہ نے فرمایا! کہ یہ تمہارا گھٹیا گمان ہے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا ہے، سو تم نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۴۶۶۶)

# ۴۰۔ رنج وغم میں بھی خیر ہے

۱۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے مومن آدمی کے۔ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی، اس نے شکر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے۔(صحیح مسلم۔رقم:۳۰۰۳)

۲۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا! کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا! یہ حبشن ہے، ایک مرتبہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میرا جسم برہنہ ہوجاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کر دیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چاہو تو صبر کرلو اور اس کے عوض جنت لے لو اور چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں اس بیماری سے عافیت دے دے، اس نے کہا نہیں، میں صبر کرلوں گی، بس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دعاء کیجئے کہ میرا جسم برہنہ نہ ہوا کرے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کر دی۔(مسند احمد۔رقم:۳۰۷۰)

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے دریافت کرنے پر فرمایا! کہ بندہ بخار ورنج میں مبتلا ہوتا ہے، یہاں تک کہ کوئی بندہ اپنا کچھ مال اپنے کرتہ کے آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور (پھر وہ مال گم ہوجاتا ہے جسے) وہ نہیں پاتا چنانچہ وہ اس مال کے نہ ملنے سے غمگین ہوتا ہے، تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے کہ بندہ کسی تکلیف اور رنج میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسا کہ سونا اور چاندی بھٹی سے آگ میں پڑنے کی وجہ سے سرخ نکلتا ہے (کندن بن جاتا ہے)۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۱۵۳۴)

۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جب کسی مومن بندے کا کوئی بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں یعنی ملک الموت اور اس کے معاون فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بچہ کی روح قبض کی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا، وہ عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے اس حادثہ پر میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک بڑا گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دیا جاتا ہے۔اس گھر کا نام بیت الحمد اس لئے ہوتا ہے کہ وہ مصیبت وحادثہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناؤ تسلیم کے بدلہ میں دیا جاتا ہے اس مناسب سے اس کا نام بیت الحمد (یعنی حمد وثنا کا مکان) ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۱۷۲۳)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسجد کے لئے نکلے تو ان کے پیچھے ان کا بیٹا فوت ہوگیا، ان کی زوجہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسے کپڑا اوڑھا دیا اور گھر

والوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر نہ دے، چنانچہ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان کے ساتھ مسجد سے ان کے کچھ دوست بھی آئے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بچے کے بارے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ پہلے سے بہتر ہے۔ پھر ان کے سامنے رات کا کھانا لا کر رکھا، سب نے کھانا کھایا، لوگ چلے گئے تو وہ ان کاموں میں لگ گئیں جو عورتوں کے کرنے کے ہوتے ہیں۔ جب رات کا آخری پہر ہوا تو انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ! دیکھیں تو سہی فلاں لوگوں نے عاریۃً کوئی چیز لی، اس سے فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے واپسی کا مطالبہ ہوا تو وہ اس پر ناگواری ظاہر کرنے لگے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ لوگ انصاف نہیں کر رہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تمہارا بیٹا بھی اللہ کی طرف سے عاریت تھا، جسے اللہ نے واپس لے لیا ہے، اس پر انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ صبح ہوئی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا! اللہ تم دونوں میاں بیوی کے لئے اس رات کو مبارک فرمائے، چنانچہ وہ امید سے ہو گئیں، جب ان کے یہاں بچے کی ولادت ہوئی تو وہ رات کا وقت تھا۔ انہوں نے اس وقت بچے کو گھٹی دینا اچھا نہ سمجھا اور یہ چاہا کہ اسے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹی دیں۔ چنانچہ صبح کو وہ اس بچے کو اٹھا کر اپنے ساتھ کچھ عجوہ کھجوریں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹوں کو قطران (کولتار کی مانند ایک دوا کا نام ہے جو سیاہ اور بدبودار ہوتی ہے اور ”ابہل“ درخت سے نکلتی ہے اس اونٹ کے جسم پر ملتے ہیں جسے خارش ہو) مل رہے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج رات ام سلیم رضی اللہ عنہا کے یہاں بچہ پیدا ہوا، انہوں نے خود اسے گھٹی دینا مناسب نہ سمجھا اور چاہا کہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھٹی دیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا عجوہ کھجوریں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور لے کر اسے منہ میں چبا کر نرم کیا اور اس کے منہ میں ٹپکا

دیا، جسے وہ چاٹنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کھجور انصار کی محبوب چیز ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے، فرمایا! اس کا نام عبداللہ ہے۔ (مسند احمد۔ رقم: ۱۱۵۹۰)

۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روتے ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرا نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے دوسری شیطان کی طرح رونے کی آواز (یعنی نوحہ)۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۱۰۰۱)

۷۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے تو تعزیت کرنے والے (ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کے حق کو بڑا جاننے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! آنکھ برس رہی ہے، دل غمزدہ ہے اور ہم ایسی بات نہیں کہیں گے جو پروردگار کی ناراضگی کا باعث ہو، اے ابراہیم رضی اللہ عنہ ہمیں اب جتنا رنج ہے اس سے کہیں زیادہ رنج ہوتا اور ہم اب بھی تمہاری جدائی پر رنجیدہ ہیں۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۱۵۸۹)

۸۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، پس انہوں نے ایک خوشبو دار چیز منگائی جس میں زرد رنگ تھا اور اس میں سے لے کر ایک لڑکی کے لگائی اور پھر اپنے رخساروں

پر ملا اس کے بعد فرمایا! واللہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں ہے مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین راتوں (اور تین دن تک) سے زیادہ سوگ منائے، لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے اور دس دن تک سوگ منائے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۲۲۹۲)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے کوڑے سے مارنے لگے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھوں الگ کیا اور فرمایا! کہ عمر رضی اللہ عنہ نرمی اختیار کرو۔ پھر عورتوں سے فرمایا! کہ تم لوگ اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے دور رکھو (یعنی چلا چلا کر اور بیان کر کے ہرگز نہ رونا) پھر فرمایا! کہ جو کچھ آنکھوں سے (یعنی آنسو) اور دل سے (یعنی رنج وغم) ظاہر ہو، یہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے (یعنی یہ چیزیں اللہ کی پسندیدہ ہیں) اور جو کچھ ہاتھوں سے ظاہر ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۱۷۳۶)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو تین دن کی مہلت دی یعنی جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر والوں کو تین دن تک رونے دھونے اور سوگ کرنے کی اجازت دی اور اس عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف نہیں لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان لوگوں کو تسلی دلاسہ دینے کے لئے) ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا! کہ "بس آج کے بعد میرے بھائی (جعفر رضی اللہ عنہ) پر مت رونا"۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۳۵۵)

۱۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے

چہرے کو پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی پکار پکارے۔(صحیح بخاری۔رقم:۱۲۹۷)

۱۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے (جاہلیت کی سی بات کرے)۔(صحیح بخاری۔رقم:۱۲۴۰)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان پر ایسی مصیبت آن پڑی ہے جس میں ان کو (کھانا بنانے کی) فرصت نہ ہوگی۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۳۱۲۳)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بڑی عظمت اور حوصلے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے (اور) عرش عظیم کا رب ہے)۔(صحیح بخاری۔ رقم:٦٤١٢)

۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی سختی آن پڑتی تو یہ دعا کرتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ (اے زندہ اور (زمین وآسمان) کو قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں)۔(جامع ترمذی۔رقم: ۳۵۲۴)

۱٦۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص کسی کو مصیبت وآزمائش میں

مبتلا دیکھ کر یہ کلمات کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت دی) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (جامع ترمذی۔ رقم:۳۶۱۷)

۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہتے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ (جامع ترمذی۔ رقم:۳۶۲۳)

۱۸۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مچھلی والے یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دُعاء جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پرودگار سے مانگی تھی، یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشک میں ظالموں میں سے تھا)۔ جو مسلمان شخص اس دُعاء کے ذریعہ اللہ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۲۳۱۹)

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۲۳۴۸)

۲۰۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مصیبت سے دو چار ہوتے تو (نفل) نماز پڑھتے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۱۲۹۸)

## ۴۱۔ خوشی منانا بھی فطری ہے

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ منیٰ یعنی زمانہ حج میں میرے پاس دولڑکیاں بیٹھی ہوئی گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر دونوں کو ڈانٹا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ کھول دیا اور فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ عید کا زمانہ ہے اور منیٰ کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! انہیں رہنے دو اور اے بنی ارفدہ تم نہایت اطمینان سے فن سپہ گری میں مشغول رہو۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۳۳۹۴)

۲۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں بچوں کے ہمراہ ثنیۃ الوداع تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لئے گیا تھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۴۲۲۴)

۳۔ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سناؤ! میں نے ایک شعر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اور سناؤ، پھر میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مزید سناؤ، یہاں تک کہ میں نے سو شعر سنائے۔(صحیح مسلم۔ رقم:۵۸۷۹)

۴۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (ملنے کی) اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اسے اجازت دے دو، یہ اپنے قبیلہ کا برا آدمی ہے۔ جب وہ آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں سے سب سے برا آدمی وہ ہوگا کہ جس کی بیہودگی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔(صحیح مسلم۔رقم:۶۵۸۶)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے۔ اس کے لئے یوں دعا فرماتے بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیۡکَ وَجَمَعَ بَیۡنَکُمَا فِی الۡخَیۡرِ (اللہ تمہیں مبارک کرے اور تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے)۔ (جامع ترمذی۔رقم:۱۰۹۱)

۶۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔(جامع ترمذی۔رقم:۳۰۰۶)

۷۔ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔(جامع ترمذی۔رقم:۳۸۴۰)

۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کچھ حبشی کرتب دکھا رہے تھے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر سر رکھ کر انہیں جھانک کر دیکھنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کندھے میرے لئے جھکا دیئے، میں انہیں دیکھتی رہی اور جب دل بھر گیا تو واپس آ گئی۔(مسند احمد۔رقم:۲۴۸۱۳)

۹۔ حضرت ربیع بن معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ جب میں نکاح کے بعد اپنے شوہر کے گھر رخصت ہو کر آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے اور ہمارے خاندان کی بچیوں نے جو اس وقت ہمارے گھر میں موجود تھیں دف بجانا شروع کیا اور ہمارے آباء میں سے جو لوگ بدر کے دن شہید ہو گئے تھے ان کی خوبیوں اور شجاعت پر مشتمل اشعار پڑھنے لگیں، اسی دوران ان میں سے ایک بچی نے یہ کہا کہ ”اور ہمارے درمیان وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کل ہونیوالی بات کو جانتے ہیں“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا! کہ اس بات کو چھوڑ دو (یعنی اس قسم کی باتیں نہ کہو) بلکہ وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔(مشکوۃ شریف۔رقم:۳۱۶۶)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں وہ لہو ولعب کرتے (اور خوشیاں مناتے) تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان دونوں دنوں میں ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دونوں

دنوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیئے ہیں اور وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ہیں۔ (مشکوۃ شریف۔رقم:۱۴۱۲)

۱۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جب میں نے اس کا نکاح کسی سے کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم گانے کے لئے کسی سے نہیں کہہ رہی ہو؟ کیونکہ یہ انصار کی قوم گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔(مشکوۃ شریف۔رقم:۳۱۷۷)

۱۲۔ حضرت عامر بن سعد تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب ایک شادی میں شرکت کے لئے پہنچا جہاں دو صحابی حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو دیکھا کہ چند بچیاں گا رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابیو اور جنگ بدر میں شریک رہنے والو! کیا تمہارے سامنے بھی یہ گانا ہو رہا ہے؟ یہ سن کر ان دونوں صحابیوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ! اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی ہمارے ساتھ سنو اور چاہے چلے جاؤ، کیونکہ شادی بیاہ کے موقع پر ہمیں گیت گانے اور سننے کی اجازت دی گئی ہے۔(مشکوۃ شریف۔ رقم:۳۱۸۰)

۱۳۔ حضرت بریدہ اسلمٰی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد میں تشریف لے گئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام لڑکی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سفر جہاد سے فتح و سلامتی کے ساتھ واپس لائے گا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور فتح و سلامتی کی شادمانی کے گیت گاؤں گی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اگر تم نے واقعی منت مان رکھی ہے تو دف بجا لو ورنہ ایسا مت کرو۔اس لڑکی نے (چونکہ واقعی منت مان رکھی تھی اس لئے)

دف بجانا شروع کر دیا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) داخل ہوئے، لیکن وہ لڑکی دف بجانے میں مشغول رہی۔ پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ اس وقت بھی دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تب بھی اس نے اپنا دف بجانا جاری رکھا اور پھر جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے (ان کی ہیبت کے مارے جلدی سے) دف کو اپنے کولہوں کے نیچے سرکا دیا اور کولہوں کے بل (اس طرح) بیٹھ گئی (کہ دف نیچے چھپ کر رہ جائے اور عمر رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر نہ پڑے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عمر رضی اللہ عنہ تم سے شیطان بھی خوف زدہ رہتا ہے۔ یہ لڑکی میری موجودگی میں دف بجا رہی تھی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو اس وقت بھی دف بجاتی رہی، پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو اس وقت بھی دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو اس وقت بھی دف بجاتی رہی، مگر اے عمر رضی اللہ عنہ جب تم آئے تو اس چھوکری نے دف کو اٹھا کر چھپا دیا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۵۹۹۶)

## ۴۲۔ بہترین مرد اور بہترین عورتیں کون ہیں؟

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمام مسلمانوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سب سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۱۱۶۹)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس شخص کے نکاح میں ایک سے زائد (مثلاً دو یا تین) بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل و برابری نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن (میدان حشر میں) اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ ساقط ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۳۲۴۶)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی عورت کے لئے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفل روزے رکھنا درست نہیں ہے۔ نیز کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہ دے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۲۰۴۰)

۴۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی وخوش ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۳۲۶۶)

۵۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ مؤمن اللہ تعالیٰ کے تقوی کے بعد جو سب سے بہتر چیز اپنے لئے منتخب کرتا ہے وہ نیک بخت وخوب صورت بیوی ہے، ایسی بیوی کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر شوہر اس کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ اس کی تعمیل کرتی ہے جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اپنے حسن اور پاکیزگی اور اپنی خوشی سلیقگی و پاک سیرتی سے اس کا دل خوش کرتی ہے جب وہ اس کو قسم دیتا ہے تو اس قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے نفس کی بارے میں یہ خیر خواہی کرتی ہے کہ اس کو ضائع وخراب ہونے سے بچاتی ہے اور اس میں کوئی خیانت نہیں کرتی۔
(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۳۱۲۶)

۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعتبار مرتبہ کے سب سے براشخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور اس کی بیوی ہم آغوش ہو اور پھر وہ اس کی پوشیدہ باتیں ظاہر کرتا پھرے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۳۲۰۵)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہتر عورتیں قریش کی ہیں دوسری بار یہ بھی فرمایا! کہ قریش کی عورتیں صالح (بہتر) ہیں کہ اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۱۹۵)

۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت

لمبا قیام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا حیات سے بے نور نہیں ہوتے جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اسی جگہ سے کوئی چیز حاصل کی، پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچتے ہوئے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے اس سے خوشہ لینا چاہا اگر میں اسے حاصل کر لیتا تو تم بھی دنیا کے باقی رہنے تک اس سے کھاتے۔

میں نے دوزخ کو دیکھا، میں نے اس کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے اس میں اکثر بسنے والی عورتیں دیکھیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا! کیوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ پوچھا گیا وہ اللہ کی ناشکری کیوں کرتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تو ان میں سے کسی پر زندگی بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہتی ہیں، میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (صحیح مسلم۔رقم:۲۱۰۲)

۹۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو عورت بلا وجہ شوہر سے طلاق طلب کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۲۲۱۹)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کا ایک گھرانا تھا جس کے پاس پانی لادنے والا ایک اونٹ

تھا، ایک دن وہ اونٹ سخت بدک گیا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیا، وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی بھر کر لایا کرتے تھے، آج وہ اس قدر بدکا ہوا ہے کہ ہمیں اپنے اوپر سوار ہی نہیں ہونے دیتا۔ کھیت اور باغات خشک پڑے ہوئے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا! اٹھو اور سب چل پڑے، وہاں پہنچ کر باغ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ اونٹ ایک کونے میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف چل پڑے، یہ دیکھ کر انصار کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو وحشی کتے کی طرح ہوگیا ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ نہ کردے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب اونٹ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گر پڑا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی پیشانی سے پکڑا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ فرمانبردار ہوگیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کام پر لگا دیا۔

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ناسمجھ جاندار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کر سکتے ہیں تو ہم تو پھر عقلمند ہیں، ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی انسان کے لئے دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے، اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا حق اس پر زیادہ ہے۔
(مسند احمد۔ رقم: ۱۲۱۵۴)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان والی آیت نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس عورت نے اپنے بچہ کو اس قوم میں داخل کیا جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ عورت اللہ کی (رحمت کی) چیزوں میں سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اس کو ہرگز اپنی جنت میں داخل نہ کرے گا۔

جو مرد ایسا ہو کہ بچہ کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کرے اس حال میں کہ وہ بچہ اس کی طرف (پیار بھری نظروں سے) دیکھ رہا ہو، تو قیامت کے دن اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۲۲۵۶)

# ۴۳۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر ایک دیکھ لے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۰۵)

۲۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سوائے مومن آدمی کے کسی کی صحبت مت اختیار کر اور تیرا کھانا سوائے پرہیزگار کے کوئی نہ کھائے۔ (سنن ابوداؤد۔رقم:۴۸۰۴)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک آدمی اپنے دینی بھائی سے ملاقات کے لئے جو دوسری بستی میں رہتا تھا روانہ ہوا، اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا، جب وہ فرشتے کے پاس سے گذرا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے کہا کہ فلاں آدمی سے ملاقات کے لئے جارہا ہوں۔فرشتے نے پوچھا کیا تم دونوں کے درمیان کوئی رشتہ داری ہے؟ اس نے کہا نہیں۔فرشتے نے پوچھا کہ کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جسے تم پال

رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرشتے نے پوچھا پھر تم اس کے پاس کیوں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ میں اللہ کے پاس سے تیری طرف قاصد بن کر آیا ہوں کہ اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔
(مسند احمد۔ رقم: ۸۷۵۷)

۴۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ مسلمان کے علاوہ اور کسی کافر و مشرک کو اپنا ہم نشین اور دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیزگار اور نیکوکار کے علاوہ اور کوئی نہ کھائے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۹۱۱)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی جو شخص کسی کو دلی دوست بناتا ہے تو عام طور پر اس کے عقائد و نظریات اور اس کے عادات واطوار کو قبول کر لیتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو دوست بنائے تو دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۹۱۲)

۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ ان لوگوں کے ساتھ میرا محبت کرنا ایک طے شدہ امر ہے، جو محض میری رضا مندی و خوشنودی کی خاطر آپس میں میل جول محبت رکھتے ہیں، محض میری خوشنودی کی خاطر اور میری حمد و ثناء کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں، محض میری رضا و خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور محض میری رضا و خوشنودی کی خاطر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۹۰۵)

۷۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۵۱۳)

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم جب تک ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور تمہارا ایمان اس وقت کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم اللہ کی رضاء خوشنودی کے لئے آپس میں تعلق و دوستی قائم نہ کرو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں ایک ایسا ذریعہ نہ بتا دوں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہوجائے اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کا چلن عام کرو یعنی آشنا و نا آشنا سب کو سلام کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۵۳۰)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف معیشت ہے، انسانوں سے دوستی نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا آدھا علم ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۹۶۱)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں جو کسی جماعت یعنی علماء و صلحاء اور بزرگان دین سے محبت و عقیدت رکھتا ہو لیکن وہ ان کے علم و عمل تک نہ پہنچا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ شخص اسی کے ساتھ ہے جس کو وہ محبوب رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۴۹۰۲)

۱۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین باتیں ایسی ہیں، جس میں بھی پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کرلیا۔

۱)۔ وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو

۲)۔ جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لئے کرے

۳)۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۶۵۷)

۱۲۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نیک اور بد ہم نشین کی مثال مشک رکھنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک رکھنے والا یا تو تمہیں مشک مفت دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے اور یا اگر کسی بھی صورت میں اس کا مشک تمہارے ہاتھ نہیں لگتا تو کم از کم خوشبو تو ضرور تمہیں حاصل ہو جائے گی، اسی طرح نیک اور صالح ہم نشین سے کوئی فیض یا کوئی خاص نعمت نہ بھی ملے تو یہی کیا کم ہے کہ کچھ ساعتوں کے لئے اس کی صحبت میں سکون واطمینان کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہو جائے۔ دھونکنی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑوں کو جلا دے گا یا تمہیں اس سے دماغ پوش یعنی دھواں ملے گا، اسی طرح بدکار ہم نشین اول تو دین ودنیا دونوں کا نقصان پہنچاتا ہے، وقت کو ضائع کرتا ہے اور حصول سعادت کی صلاحیت واستعداد کو بے کار کر دیتا ہے اور اگر یہ نہ بھی ہو تو اس کی صحبت میں کم از کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ زندگی کے وہ قیمتی لمحات، دل ودماغ کی کبیدگی اور لا حاصل صحبت کی ناخوشگواری میں صرف ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۹۰۴)

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سلام کیا، پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، پس میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے گیا تو اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکے رکھا، میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا، انہوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا کام تھا، میں نے کہا، وہ راز کی بات ہے، انہوں نے کہا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کرنا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۶۳۶۸)

۱۴۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا! کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں آپس میں دوستی رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۹۹۸)

۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خفگی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جاسکتا ہے)۔ (جامع ترمذی۔ رقم: ۲۲۳۱)

۱۶۔ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے دوستی و محبت رکھے تو چاہیے کہ وہ اس مسلمان کو بتادے کہ وہ اس کو دوست اور محبوب رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۹۰۹)

۱۷۔ حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ قائم کرتا ہے تو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا اور اس کے باپ کا نام دریافت کرلے اور پوچھ لے کہ وہ کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے، کیونکہ یہ دریافت کرنا دوستی اور تعلق کو بہت زیادہ مفید اور مضبوط تر بنانے کا ذریعہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۹۱۳)

۱۸۔ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو، کہ اس سے بغض و کینہ جاتا رہے گا اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ وتحفہ بھیجتے رہا

کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۵۹۵)

۱۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تمہاری محبت جنون کی شکل نہ اختیار کرنے پائے اور تمہاری دشمنی ایذا رسانی کا باعث نہ بننے پائے۔ وہ ایسے کہ جب محبت کرنے لگو تو بچوں کی طرح چمٹنے اور طفلانہ حرکتیں کرنے لگو اور جب کسی سے ناراض ہو تو اس کے جان و مال تک کی تباہی اور بربادی کے درپے ہو جاؤ۔(الادب المفرد)

مہمان نوازی

# ۴۴۔ مہمان نوازی سے اللہ خوش ہوتے ہیں

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۲۷۲)

۲۔ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۴۷۶)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں فاقہ سے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کی طرف ایک آدمی بھیجا تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے

ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے یہی کہا، کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو آدمی آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوں۔ پھر وہ انصاری آدمی اس مہمان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلے اور اپنی بیوی سے کہا کیا تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ سوائے میرے بچوں کے کھانے کے میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا، ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان اندر آجائے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا گویا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں، مہمان کے ساتھ سب گھر والے بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان نے ہی کھایا پھر جب صبح ہوئی اور وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے تعجب (بہت زیادہ خوش ہوئے) کیا ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۵۳۵۳)

۴۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی خوب تکریم کرے اور مہمان کا انعام واعزاز ایک دن، ایک رات اور اس کی مہمان داری تین دن تین رات ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ میزبان کے لئے صدقہ ہے اور مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس ٹھہر جائے اتنا کہ میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۷۴۰)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۵۱۱۹)

۶۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے اور ان کے گھر پر مہمان ہوئے، میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کھانا پیش کیا، پھر کوئی مشروب لے کر آئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیا اور پھر اسے اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے شخص کو دیدیا اور کھجوریں کھائیں اور ان کی گٹھلیوں کو درمیان کی انگلی اور شہادت کی انگلی پر رکھتے گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (واپسی کے لئے) کھڑے ہوئے تو میرے والد بھی کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا! کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے لئے اللہ سے دعا فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ اے اللہ ان کے مال میں جو آپ جلّ جلالہ نے انہیں دیا ہے برکت فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۷۱۳)

۷۔ حضرت مالک بن فضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے (ایک دن) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر میں کسی شخص کے ہاں سے گزروں یعنی اس کے یہاں مہمان ہوں اور وہ میری مہمانداری نہ کرے اور نہ میری مہمان داری کا حق ادا کرے اور پھر اس کے بعد اس کا گزر میرے یہاں ہو یعنی وہ میرے یہاں آ کر مہمان ہو، تو کیا میں اس کی مہمان داری کروں یا اس سے بدلہ لوں یعنی میں بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کروں جو وہ میرے ساتھ کر چکا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! (نہیں اس سے بدلہ نہ لو) بلکہ اس کی مہمان داری کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۱۴۸)

۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھانا بنایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دعوت دی، جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اپنے بھائی کو اس کھانے کا بدلہ دو، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر میں جائے اور اس کا کھانا کھائے اس کا پانی پیئے، تو اس کے واسطے دعا کرے، یہی اس کا بدلہ ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۸۴۶)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے روٹی اور زیتون کا تیل لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۷۹۲)

# ۴۵۔ سلام عام کرو

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو کہا کہ جاؤ اور ملائکہ کی اس جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ انہوں نے کہا السلام علیکم! فرشتوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ان فرشتوں نے لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کیا۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۰۲۹)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۰۴۹)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) والے زیادہ (تعداد) والوں کو سلام کریں۔ (صحیح بخاری۔رقم:۶۰۳۳)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور کم (تعداد) زیادہ (تعداد) کو سلام کرے۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۶۰۳۴)

۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا! ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہیں بیٹھتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہو تو راستے کو اس کا حق عطا کرو، لوگوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نگاہیں نیچی رکھنا، ایذاء رسانی سے رکنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۲۳۶۴)

۶۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گدھے پر بیٹھے تھے، جس پر شہر فدکیہ کی بنی ہوئی چادر پڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کو تشریف لے گئے اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے، ان میں مشہور منافق عبداللہ بن ابی بن ابی سلول بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس وقت تک ظاہر طور پر بھی اسلام نہیں لایا تھا۔ اس مجلس میں مسلمان، مشرک اور یہودی بھی بیٹھے تھے اور ان میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے جو مسلمان اور صحابی تھے۔ چنانچہ گدھے کے چلنے سے گرد اڑی جوان پر پڑی تو عبداللہ بن ابی سلول نے اپنی ناک کو چادر سے چھپا دیا اور کہا کہ گرد مت اڑاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا، پھر سواری سے اترے، قرآن کی تلاوت فرمائی اور ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی۔ (صحیح بخاری۔ رقم: ۴۳۵۵)

۷۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۵۳۵۶)

۸۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کسی (مسلمان) کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرے اوران دونوں میں سے بہتر وہ آدمی ہے کہ جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔ (صحیح مسلم۔رقم:٦٥٢٢)

۹۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو پہلے پہل لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتراتے تھے۔ پہلے میں بھی انہی میں شامل تھا لیکن جب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میرے دل نے کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔سب سے پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی وہ یہ ہے کہ، کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو اور اپنے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ آرام سے سو رہے ہوں تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۴۹۳)

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۸۵۰)

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا! اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر بھی۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۸۴۲)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، پھر اگر دوران ملاقات ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور

پھر دوبارہ ملاقات ہوتو سلام کرنا چاہیے۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۵۱۶۴)

۱۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ السلام علیکم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! دس نیکیاں مل گئیں۔ پھر دوسرا شخص آیا، اس نے کہا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے بھی جواب دیا، تو وہ بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ بیس نیکیاں مل گئیں۔ پھر تیسرا شخص آیا، اس نے کہا، کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو جواب دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ تیس (نیکیاں مل گئیں، کہ پورا سلام کیا، سنت تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے بھی ادا ہوگئی لیکن پورا سلام کرنے پر اجر زیادہ ہے)۔ (سنن ابوداؤد۔رقم: ۵۱۵۹)

۱۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور وہ سب سے پہلے لوگ ہیں جنہوں نے مصافحہ کیا۔(سنن ابوداؤد۔رقم:۵۱۷۷)

۱۵۔ حضرت نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ السلام خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کو خدا نے زمیں والوں کے لئے رکھ دیا ہے۔ پس سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔(الادب المفرد)

۱۶۔ حضرت اسماء انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہمارے پاس سے گذر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم لوگوں کو سلام کیا۔(الادب المفرد)

۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک مسلمان کے دوسرے

مسلمان پر چھ حقوق ہیں:

۱)۔ جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے

۲)۔ جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے

۳)۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے

۴)۔ جب دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے

۵)۔ جب اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شریک ہو

۶)۔ اس کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے لئے خیر خواہی سے کام لے۔ (سنن دارمی۔ جلد دوم۔ رقم: ۲۷۷۴)

۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! تم جب تک کہ ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور تمہارا ایمان اس وقت کامل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ تم اللہ کی رضاء اور خوشنودی کے لئے آپس میں تعلق و دوستی قائم نہ کرو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اور کیا میں تمہیں ایک ایسا ذریعہ نہ بتا دوں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہو جائے؟ وہ ذریعہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کا چلن عام کرو یعنی آشنا و نا آشنا سب کو سلام کرو۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۴۶۲۱)

کاروبار

# ۴۶۔ کاروبار کے بھی آداب ہیں

۱۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سچا اور امانت دار تاجر، قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔(جامع ترمذی۔رقم:۱۲۲۴)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سچا اور امانت دار مسلمان تاجر، روز قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۱۴۲)

۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا! کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد کرو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو یقیناً وہ تمہیں اسی طرح روزی دے گا جس طرح کہ پرندوں کو روزی دیتا ہے۔(وہ پرندے صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں واپس آتے ہیں)۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۵۱۹۲)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں کے درمیان ایک تیسرا نگہبان ہوں، جب تک کہ ان میں سے کوئی اپنے دوسرے شریک کے

ساتھ خیانت نہیں کرتا اور جب وہ خیانت و بد دیانتی پر اتر آتے ہیں تو میں ان کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۲۹۶۱)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ قسم سے مال بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہوجاتی ہے۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۰۰۷)

۶۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنی تجارتی زندگی میں زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو کیونکہ تجارتی معاملات میں زیادہ قسمیں کھانا پہلے تو کاروبار کورواج دیتا ہے مگر پھر برکت کو کھودیتا ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۲۸۴۴)

۷۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک وصاف کرے گا (معاف کرے گا) اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے، یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

۱)۔ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (تکبر کی وجہ سے)

۲)۔ دے کر احسان جتلانے والا

۳)۔ جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا (صحیح مسلم۔رقم:۲۹۳)

۸۔ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ کسی آدمی پر ایسی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جس کا وہ مالک نہ ہو اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے اپنے آپ کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کر ڈالا قیامت کے دن وہ اسی سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے اپنے مال میں زیادتی کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا مال اور کم کر دے گا اور یہی حال اس آدمی کا ہو گا جو حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائے گا۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۰۳)

۹۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! اے تاجرو! تجارت میں بیکار باتیں اور قسما قسمی ہوتی ہے لہٰذا اپنی تجارت کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۳۳۱۰)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے قریب سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا، تو انگلیاں تر ہو گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ کے مالک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تم یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۸۴)

۱۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس شخص نے حلال کھایا، سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس زمانے میں تو ایسے لوگ بہت ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرے بعد

کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۶۵۳)

۱۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! دوسرے شہر سے مال لانے والے کو رزق (اور روزی میں برکت ونفع) دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۱۵۶)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرماتے تھے کہ جو شخص غلہ روک کر گراں نرخ پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جذام وافلاس میں مبتلا کر دیتا ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۲۹۳۰)

۱۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ غلہ فروخت والے کو رزق نصیب ہوگا اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہوگی۔(سنن دارمی۔جلد دوم۔رقم:۳۹۰)

۱۵۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔(صحیح مسلم۔رقم:۴۱۱۶)

۱۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا! جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کرے، اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا فرمائیں گے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۱۵۸)

۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۱۳۴۲)

۱۸۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ اس مرد کو جنت میں داخل فرمائیں، جو خرید و فروخت میں نرمی کرتا ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۲۰۵)

۱۹۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیا، جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔ (سنن نسائی۔ رقم: ۴۷۱۲)

۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرض دار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر اسے ملا تو اس نے کہا، میں تنگ دست ہوں۔ اب قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم! ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا! جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے، تو اسے چاہئے کہ وہ مفلس کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۳۹۹۴)

# ۴۷۔ تکبر ذلیل کرتا ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا، اس پر ایک آدمی نے عرض کیا! کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ اللہ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند کرتا ہے، تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنے کو کہتے ہیں۔(صحیح مسلم۔ رقم:۲٦٦)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو۔ وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۷۳)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار۔ پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے، میں

اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۷۴)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے کپڑے کا ایک کونہ خود بخود دلٹک جاتا ہے ہاں اگر میں اس کی نگہداشت رکھوں تو وہ نہ لٹکے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک تم تکبر نہیں کرتے (صحیح بخاری۔رقم:۳۵۲۲)

٦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گی۔دوزخ کہے گی کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کے لئے مخصوص کردی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہوگیا ہے کہ مجھ میں صرف کمزور اور حقیر لوگ داخل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت سے نوازوں گا اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو عذاب ہے،میں تیرے ذریعہ سے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔(صحیح بخاری۔رقم:۴٦٦٨)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک وصاف کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۔ بوڑھا زانی

۲۔ جھوٹا بادشاہ

۳۔ مفلس تکبر کرنے والا (صحیح مسلم۔رقم:۲۹٦)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قیامت کے دن اللہ رب العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا! میں بادشاہ ہوں، زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا! میں بادشاہ ہوں، زور والے بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ (صحیح مسلم۔رقم: ۷۰۴۱)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! علامات قیامت یہ ہیں کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں (مطلب یہ ہے کہ لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ایک دوسرے کی تقلید میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور ان کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہوگا)۔(سنن نسائی۔رقم: ۶۹۳)

۱۰۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (خیانت) سے بری ہو کر فوت ہو، وہ جنت میں داخل ہوا۔(جامع ترمذی۔ رقم: ۱۶۳۷)

۱۱۔ حضرت زید خشعمی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

- کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا۔
- جو لہو ولعب میں مشغول ہو کر قبروں اور قبر میں گل سڑ جانے والی ہڈیوں کو بھول گیا۔
- جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنی ابتداء اور انتہاء کو بھول گیا۔
- جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔
- جس نے خواہشات کو راہ نما بنالیا۔

- جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں۔
- جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۲۵۷۹)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا! لوگ اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے)، وہ جہنم کا کوئلہ ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے تکبر اور آباؤ اجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب لوگ یا تو مومن متقی ہیں یا فاجر بد بخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔(جامع ترمذی۔رقم:۴۱۶۲)

۱۳۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع غرقد کی طرف جا رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنا شروع کر دیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوتوں کی آواز سنائی دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے محسوس کیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے، یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نکل گئے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ذرا سا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۲۴۵)

۱۴۔ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو، یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۱۷۹)

# ۴۸۔ حسد بری بلا ہے

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

۱)۔ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

۲)۔ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۳)۔ نماز مومن کا نور ہے۔

۴)۔ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے (سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۱۰)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب فارس اور روم کو فتح کرلیا جائے گا اس وقت تم کس حال میں ہو گے؟ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ہمیں جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے، پھر آپ ایک دوسرے سے حسد کرو گے، پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کچھ فرمایا! پھر تم مسکین مہاجروں کی طرف جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردنوں

پر سواری کرو گے۔(صحیح مسلم۔رقم:۲۹۳۰)

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حسد(رشک) جائز نہیں،مگر دو شخصوں سے:

- ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔
- دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۰۸)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حسد(رشک)نہیں کرنا چاہیے مگر دو شخصوں سے:

- ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے (قران کا) حافظ بنایا، وہ اس کو پڑھتا ہے۔
- دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اسکو رات اور دن خرچ کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۰۹)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم بدگمانی سے بچو! اس لئے کہ بد گمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو کرو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔(صحیح بخاری۔رقم:۵۸۷۲)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ حسد سے بچتے رہو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے یا فرمایا! کہ سوکھی

گھاس کو کھا لیتی ہے۔(سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۸۷۴)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔(سنن نسائی۔رقم:۳۱۱۷)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! صاف دل، زبان کا سچا، لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں، لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پرہیز گار، پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ بغض، نہ حسد۔(سنن ابن ماجہ۔رقم:۴۲۲۰)

۹۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم سے پہلے کی امتوں کی بیماری تمہارے اندر سرایت کر گئی ہے اور وہ بیماری حسد اور بغض ہے جو مونڈنے والی ہے اس سے میری مراد بالوں کو مونڈنا نہیں ہے بلکہ دین کو مونڈنا ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔ رقم:۴۹۳۲)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کوئی شخص اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے سے اوپر والے سے حسد کرنے سے باز نہ آجائے اور اپنے سے کم تر شخص کو حقیر سمجھنے سے باز نہ آجائے اور اپنے علم کے عوض میں معاوضے کا طلب گار نہ ہو۔(سنن دارمی۔رقم:۲۹۲)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا! کیا میں تمہیں جھاڑ پھونک کے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جن سے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دم کیا تھا؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں کیوں نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا! وہ کلمات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَائٍ مِنْ کُلِّ دَائِ یُوذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(اللہ کے نام سے میں تمہیں جھاڑتا ہوں اللہ اس بیماری سے جو تمہیں تکلیف پہنچائے، گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آ جائے، شفاء عطاء فرمائے)۔(مسند احمد۔رقم:۹۳۸۱)

ایثار

# ۴۹۔ ایثار شرف کا ثبوت ہے

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مل جل کر کھانے سے ایک شخص کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:۳۲۵۹)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین سے آئے ہوئے مال کا حصہ انہیں تقسیم کر دیں، لیکن وہ کہنے لگے کہ پہلے ہمارے مہاجر بھائیوں کا ہمارے برابر حصہ الگ کیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جذبہ ایثار کو دیکھ کر فرمایا! میرے بعد تمہیں ترجیحات کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن تم صبر کرنا! یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔(مسند احمد۔رقم: ۱۱۶۴۲)

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ تشریف لے آئے تو ایک دن مہاجرین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی جو زیادہ مالداری میں بہت زیادہ خرچ کرنے اور کم

مالداری میں بہت اچھی خدمت اور مدد کرنے کے وصف میں اس قوم سے بہتر ہو جس میں ہم آ کر اترے ہیں، انہوں نے (یعنی انصار نے) ہمیں محنت سے سبکدوش کر دیا اور تمام تر منفعت میں ہمیں شریک کر لیا ہے اور اب ان کے اس جذبہ سخاوت اور ایثار کو دیکھتے ہوئے ہمیں تو یہ اندیشہ ہے کہ تمام تر ثواب کہیں انہی کے حصہ میں نہ آ جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں! تمام تر ثواب انہی کے حصہ میں نہیں آئے گا، جب تک کہ تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو گے اور ان کی تعریف یعنی شکرانہ نعمت ادا کرتے رہو گے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم:۳۰۵۱)

۴۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا میں انصار میں زیادہ مالدار ہوں اس لئے میں اپنا آدھا مال تجھ کو دیتا ہوں اور دیکھ لو میری جو بیوی تمہیں پسند آئے، میں اس کو تمہارے لئے چھوڑ دوں، جب وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، یہاں کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہے، انہوں نے کہا! قینقاع کا بازار ہے۔ چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور پنیر و گھی لے کر آئے، پھر برابر صبح کو جانے لگے۔ کچھ دن ہی گزرے، تو عبدالرحمن اس حال میں آئے کہ ان پر زردی کا اثر تھا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا کس سے؟ کہا کہ ایک انصاری عورت سے، آپ ﷺ نے پوچھا مہر کتنا دیا؟ عبدالرحمٰن نے کہا کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! کہ ولیمہ کرو! اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح بخاری۔رقم:۱۹۶۹)

۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ عنقریب تم خویش پروری اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں برے معلوم ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم حکام کو ان کا حق دیدو اور اللہ سے تم اپنا حق مانگو۔(صحیح بخاری۔رقم:۶۸۲۵)

۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم لوگوں کو بلایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن باتوں کی ہم سے بیعت لی وہ یہ تھیں: کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ ہم اپنی خوشی اور اپنے غم میں اور تنگدستی اور خوشحالی اور اپنے او پر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور حکومت کے لئے حاکموں سے نزاع نہیں کریں گے جب تک کہ وہ اعلانیہ کفر نہ کریں اور جس پر اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔(صحیح بخاری۔ رقم:۶۸۲۸)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو بکری کا سر بطور ہدیہ دیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میرا بھائی اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے، چنانچہ اس نے اسے اپنے بھائی کے پاس بھیج دیا۔ یہ ایک دوسرے کو اسی طرح بھیجتے رہے، یہاں تک کہ وہ سات گھروں سے گھوم کر پھر واپس پہلے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ گیا۔(شعب الایمان۔رقم:۳۴۷۹)

۸۔ ایک غزوہ میں حضرت عکرمہ، حضرت حارث بن ہشام، حضرت سہیل بن عمر رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین زخم کھا کر زمین پر گرے اور اس حالت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا۔ پانی آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پہلے ان کو پانی پلاؤ۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

پاس پانی آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی کے لیے کہہ رہے ہیں۔حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایثار سے کام لیتے ہوئے پہلے انہیں پانی پلانے کی درخواست کی۔ پانی پلانے والا جب حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ وفات پا چکے تھے۔ وہ واپس حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ زندگی کی بازی ہار چکے تھے۔ پانی پلانے والا دوڑتا ہوا حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو وہ بھی اپنی جان خدا عزوجل کے سپرد کر چکے تھے۔(شعب الایمان۔رقم:۳۴۸۳۱)

۹۔ عمرو بن معاذ اشہلی انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک فقیر آیا اور آپ روزہ دار تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی خادمہ سے کہا یہ روٹی فقیر کو دیدو۔وہ بولی آپ کے افطار کے لئے کچھ نہیں ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا دیدو۔ لونڈی نے وہ روٹی فقیر کو دے دی۔(موطا امام مالک۔جلد اول:رقم:۱۷۲۸)

میانہ روی

# ۵۰۔ میانہ روی افضل ہے

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کون سی عبادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ پسند تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ جس پر ہمیشگی ہو سکے۔ پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تہجد کے لئے کب اٹھتے تھے؟ بتلایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے۔ (بخاری۔ رقم: ۶۴۶۱)

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! درمیانی چال اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری۔ رقم: ۶۴۶۴)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس پر ہمیشگی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو اور فرمایا! نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ نبھ سکے)۔ (بخاری۔ رقم: ۶۴۶۵)

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دیکھو جو نیک کام کرو، ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ، بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو۔

یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں بھی نہیں! سوائے اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت ورحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔ (بخاری۔رقم:٦٤٦٧؛سنن ابن ماجہ۔رقم:٤٢٠١)

٥۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور مجھے بھی نہیں! سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہیے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام اور رات کو ذرا سا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو، منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔ (بخاری۔رقم:٦٤٦٣)

٦۔ ام المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں عرض نے کیا فلانی عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چپ رہ! ایسا عمل کرو جسے ہمیشہ کرنے کی طاقت رکھو۔ کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے ثواب دینے سے، تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:٤٢٣٨)

٧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔ (سنن ابن ماجہ۔رقم:٤٢٤٠)

٨۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دین بہت آسان ہے۔ پس تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا دین ملا) اور صبح اور

دو پہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو۔(صحیح بخاری۔رقم:۳۸)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کہ عمدہ چال چلن، عمدہ اخلاق اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔(سنن ابوداؤد۔ رقم:۴۷۷۶)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! نیک راہ روش، کسی کام میں آہستگی اور غور وفکر کے لئے تاخیر کرنا اور میانہ روی، وہ خوبیاں ہیں جو نبوت کے چوبیس اجزاء سے ایک جز ہے۔(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۴۹۵۳)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں آخرت میں ہلاک کرنے والی ہیں، جو چیزیں نجات دینے والی ہیں، وہ یہ ہیں:

۱)۔ ظاہر میں اللہ سے ڈرنا

۲)۔ خوشی وناخوشی، ہر حالت میں حق بات کہنا

۳)۔ دولت مندی وفقیری دونوں حالتوں کے درمیان میانہ روی اختیار کرنا

جو چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، وہ یہ ہیں:

۱)۔ خواہش نفس کہ جس کی پیروی کی جائے

۲)۔ حرص وبخل کہ انسان جس کا غلام بن جائے

۳)۔ مرد کا اپنے نفس پر گھمنڈ کرنا اور یہ تیسری چیز ان سب میں بدترین خصلت ہے۔
(مشکوٰۃ شریف۔رقم:۵۰۱۰)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہر چیز کے لئے حرص وزیادتی ہے اور پھر حرص وزیادتی کے لئے سستی وسکی ہے۔ پس اگر عمل کرنے والے نے میانہ روی سے کام لیا اور اعتدال کے قریب رہا اور اس نے افراط وتفریط سے اجتناب کیا تو اس کے بارے میں امید رکھو کہ وہ اپنی مراد پالے گا اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا گیا (یعنی وہ لوگوں میں عابد وزاہد مشہور بھی ہو گیا) تو تم اس کو عابد وزاہد اور صالح شمار نہ کرو کیونکہ درحقیقت وہ ریاء کاروں میں سے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم:۵۲۱۹)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی محتاج اور تنگدست نہیں ہوتا۔ (مسند احمد۔رقم:۴۰۴۸)

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چند لوگوں کا تذکرہ کیا گیا جو عبادت میں خوب محنت کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ اسلام کا جھاگ ہے اور ہر جھاگ کی تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کا انقطاع ہو جاتا ہے، جس تیزی کا اختتام اور انقطاع میانہ روی اور سنت پر ہو تو مقصد پورا ہو گیا اور جس کا اختتام معاصی اور گناہوں کی طرف ہو تو وہ شخص ہلاک ہو گیا۔ (مسند احمد۔ رقم:۶۲۵۳)

۱۵۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انسان کی سمجھداری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معاشی معاملات میں میانہ روی اختیار کرے۔ (مسند احمد۔رقم:۲۰۷۱۰)

۱۶۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو پاکی اور دعا میں مبالغہ کریں گے۔ اسلام نے ہر معاملہ میں

اعتدال کو پسند کیا ہے اور بے اعتدالی کو کسی بھی معاملہ میں پسند نہیں کیا، حتی کہ پاکی اور دعا کے معاملہ میں بھی۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۹۵)

۱۷۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو! اس لئے کہ ہر ایک کو وہ (عہدہ یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۱۴۲)

۱۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (دنیا کی) تلاش میں اعتدال سے کام لو۔ کوئی شخص ہرگز نہ مرے گا، یہاں تک کہ اپنی روزی لے لے، اگرچہ وہ روزی کچھ وقت بعد ملے۔ اس لئے اللہ سے ڈرو اور طلب دنیا میں اعتدال سے کام لو، حلال حاصل کرو اور حرام چھوڑ دو۔ (سنن ابن ماجہ۔ رقم: ۲۱۴۴)

معاف کرنا

# ۵۱۔ معاف کرنا اللہ کو عزیز ہے

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(اے اللہ میں آپ سے دنیا وآخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔

(سنن ابوداؤد۔ جلد سوم: رقم: ۱۶۶۶)

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے:

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

(اے اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)۔

(جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۴۵۰)

۳۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے، پھر فرمایا (ہجرت کے) پہلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو رو دیئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگا کرو۔ کیوں کہ یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں۔ (جامع ترمذی۔ جلد دوم: رقم: ۱۵۱۴)

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل کونسی دعا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے رب سے عفو اور عافیت مانگنا۔ پھر دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کونسی دعا سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے رب سے عفو اور عافیت طلب کرنا۔ پھر تیسرے روز حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! افضل ترین کونسی دعا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرنا۔ جب تمہیں دنیا آخرت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تم کامیاب ہو گئے۔ (سنن ابن ماجہ۔ جلد سوم: رقم: ۷۲۸)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص لوگوں کے ان عیوب اور برائیوں کو چھپانے اور بیان کرنے سے باز رہتا ہے جو اس کے علم میں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب و گناہوں کو لوگوں کی نگاہوں سے یا اعمال لکھنے والے فرشتوں سے اور یا دونوں سے چھپاتا ہے۔ جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرتا ہے تو اللہ اس کو قیامت کے دن عذاب سے بچائے گا اور جو شخص اپنے گناہ و غلطی پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کرے گا تو اللہ اس کی عفوخواہی کو قبول کرتا ہے۔ (مشکوۃ شریف۔ جلد چہارم: رقم: ۱۰۴۴)

۶۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے پہلے اسے کیا جواب دیں گے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیوں؟ مؤمنین عرض کریں گے کہ ہمیں آپ سے درگذر اور معافی کی امید تھی۔ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لئے اپنی مغفرت واجب کردی۔ (مسند احمد۔ جلد نہم: رقم: ۲۱۳۱)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صدقہ دینے سے مال میں ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، جو بھی درگزر کرتا ہے اللہ اس بندے کی عزت کو بڑھا دیتا ہے، جو بھی اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی ورفعت عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۵۸۸)

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا! میرے پروردگار تیرے بندوں میں سے کون بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے۔ پروردگار نے فرمایا! وہ بندہ جو قادر ہونے کے باوجود عفوو درگزر کرے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۵۰۰۸)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! درگذر سے کام لیا کرو، تم سے درگذر کی جائے گی۔ (مسند احمد۔ رقم: ۳۸۲)

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایک شخص لوگوں کو قرض دے دیا کرتا تھا اور اپنے غلام سے کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تو (تقاضا کے لئے) کسی تنگ دست کے پاس جائے تو

اس سے درگزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر وہ (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔(صحیح بخاری۔جلد دوم: رقم:۷۳۹)

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بندہ کسی چیز کا ایسا کوئی گھونٹ نہیں پیتا جو اللہ کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پینے سے بہتر ہو،جس کو وہ محض اللہ کی خوشنودی کے لئے پی جاتا ہے۔(مشکوۃ شریف۔جلد چہارم: رقم:۱۰۴۰)

۱۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم یہ نہ کہو کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ ظلم کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے آپ کو اس حکم پر قائم رکھو کہ اگر لوگ بھلائی کریں تو تم بھی بھلائی کرو اور اگر لوگ برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔

(مشکوۃ شریف۔جلد چہارم: رقم:۱۰۵۳)

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا ایک خادم ہے جو میرے ساتھ زیادتی کرتا ہے،کیا میں اسے مار سکتا ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!اس سے روزانہ ستر مرتبہ درگذر کیا کرو۔(مسند احمد۔جلد سوم: رقم:۱۱۶۲)

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگذر کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر واقعۃً حقیقت اسی طرح ہے جیسے تم نے بیان کی تو گویا تم انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو

اور جب تک تم اپنی روش پر قائم رہو گے اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔
(مسند احمد۔جلد چہارم: رقم: ۸۳۰)

۱۵۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عقبہ! رشتہ توڑنے والے سے رشتہ جوڑو، محروم رکھنے والے کو عطاء کرو اور ظالم سے درگذر اور اعراض کرو۔ (مسند احمد۔جلد ہفتم: رقم: ۶۰۲)

۱۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بیہودہ کام یا گفتگو کرنے والے یا بازاروں میں شور مچانے والے نہیں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ معاف اور درگذر فرماتے تھے۔ (مسند احمد۔جلد نہم: رقم: ۵۳۶۱)

۱۷۔ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔ میں نے عرض کی، ایمان کیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبر کرنا اور معاف کرنا۔ (مجمع الزوائد۔رقم: ۲۱۰)

۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا میرے پروردگار تیرے بندوں میں سے کون بندہ تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا! وہ بندہ جو قادر ہونے کے باوجود عفو و درگزر کرے۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۵۰۰۸)

## ۵۲۔ دعوت انبیاء علیہم السلام کا راستہ ہے

۱۔ حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ عرض کیا گیا! اگر یہ نہ ہو سکے تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔ عرض کیا گیا! اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ضرورت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا! اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نیکی کا حکم دے۔ پھر عرض کیا گیا! یہ بھی نہ کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! برائی سے رک جائے اس کے لئے یہ بھی صدقہ ہے۔ (صحیح مسلم۔ رقم: ۲۳۲۶)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سرِ راہ بیٹھنے سے پرہیز کرو، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر تم راستہ میں ہی بیٹھنا پسند کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا! نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔ (صحیح مسلم۔رقم:۵۶۴۲)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۰۰۵)

۴۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں، جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی سے مخالفت اور اللہ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۵۴۰)

۵۔ حضرت عمرو بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔ (جامع ترمذی۔رقم:۲۲۷۸)

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے محسوس ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت میں کچھ گھٹن ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور کسی سے بات کئے بغیر واپس چلے گئے، میں نے حجروں کے قریب ہو کر سنا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، اس سے پہلے کہ تم مجھے پکارو اور میں تمہاری دعائیں قبول نہ کروں، تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں کچھ عطا نہ کروں اور تم مجھ سے مدد مانگو، تو میں تمہاری مدد نہ کروں۔ (مسند احمد۔رقم:۲۴۱۳۸)

۷۔ حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابی لہب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برسرِ منبر یہ سوال کیا کہ لوگوں میں سے سب سے بہترین کون ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والا، متقی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔(مسند احمد۔رقم:۲۶۲۰۹)

۸۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت بطور شکایت کے عرض کیا! جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر اوڑھے ہوئے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ ہمارے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم سے پہلے بعض لوگ ایسے ہوتے تھے کہ ان کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا وہ اس میں کھڑے کردیئے جاتے پھر آرا چلایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کردیئے جاتے اور یہ عمل ان کو ان کے دین سے نہ روکتا تھا۔ نیز لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت کے نیچے اور پٹھوں پر کی جاتی تھیں اور یہ بات ان کو ان کے دین سے نہ روکتی تھی۔ اللہ کی قسم! یہ دین (اسلام) کامل نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف کرے گا، لیکن اس معاملہ میں تم عجلت چاہتے ہو۔(صحیح بخاری۔رقم:۳۴۷۳)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا، جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا، پھر مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں، نیز مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے

کوئی جگر والا کھائے، مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپالیتی۔ (جامع ترمذی۔رقم: ۲۶۰۳)

۱۰۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں کون شخص (محنت ومصیبت کی) زیادہ بلاء میں مبتلا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ انبیاء علیہ السلام! پھر وہ لوگ جو انبیاءؑ سے بہت زیادہ مشابہ ہوں، پھر وہ لوگ جو ان سے بہت زیادہ مشابہ ہوں۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!) انسان اپنے دین کے مطابق (مصیبت میں) مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی ہلکی ہوتی ہے، (لہٰذا اپنے دین میں سخت شخص اسی طرح ہمیشہ) مصیبت و بلاء میں گرفتار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر اس حال میں چلتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ شریف۔رقم: ۱۵۳۹)

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی، امام (خلیفہ) حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ ہوگی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر کا حاکم ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ خادم اپنے مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے، اس سے اپنی رعیت کی باز پرس ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا! کہ آدمی اپنے باپ کے مال میں صاحب اختیار ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (غرض تم میں سے ہر شخص ایک طرح کا حاکم ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق باز

پرس ہوگی)۔(صحیح بخاری۔رقم:۲۳۰۶)

۱۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک (دن) عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گذرا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہاری اس قوم کی طرف سے جو صورت حال پیش آئی تھی، وہ احد کے دن سے کہیں زیادہ مجھ پر سخت تھی۔ اور یہ عقبہ کے دن کا واقعہ ہے، جب میں نے تمہاری اس قوم سے ایسی سخت اذیتیں اٹھائیں جن سے زیادہ سخت اذیتیں ان کی طرف سے عمر بھر مجھے کبھی نہیں پہنچیں۔

میں اس دن ابن عبد یا لیل ابن کلال کے پاس پہنچا (اور اس کو اسلام قبول کرنے کی تلقین کی) لیکن اس نے میری تلقین پر کوئی توجہ نہیں دی اور میں رنجیدہ وغمگین اپنے منہ کی سیدھ میں چل پڑا اور چلتا ہی رہا یہاں تک کہ قرن ثعالب پہنچ کر میرے حواس قابو میں آئے، میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک (بڑا) ابر کا ٹکڑا ہے جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور پھر اچانک میری نظر اس ابر کے ٹکڑے میں جبرائیل علیہ السلام پر پڑی۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کی بات سن لی اور اس کا وہ جواب بھی سن لیا جو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا ہے اور اب اس (پروردگار) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہاڑوں کے فرشتہ کو اس لئے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے بارے میں جو چاہیں حکم صادر فرمائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ کو مخاطب کیا اور سلام کر کے کہا، کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کی بات سن لی ہے، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنے

فیصلہ کی تعمیل کا حکم دیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کے لوگوں پر ان دونوں پہاڑوں کو الٹ دوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! (میں ان کی ہلاکت کا خواہاں نہیں ہوسکتا) بلکہ میں تو یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں سے ایسے لوگ پیدا فرمادے جو صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کریں اور کسی بھی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔(مشکوۃ شریف۔رقم: ۵۷۶۹)

۱۳۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل آئیں گی، وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا، جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے۔ دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے، اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ (یعنی آج تو کس حالت میں ہے؟) کیا تو لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا، ہاں میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کرتا تھا، لیکن میں خود برائی میں مبتلا تھا۔ (صحیح مسلم۔رقم: ۷۴۷۳)

۱۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میری مثال اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور سارے کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلا سوچے اندھا دھند اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔(صحیح مسلم۔رقم:۵۹۴۹)

۱۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ پہلی خرابی جو بنی اسرائیل

میں داخل ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک آدمی دوسرے سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ سے ڈر اور جو کچھ تو کرتا ہے اس کو چھوڑ دے، اس لئے کہ وہ تیرے لئے حلال نہیں ہے۔ پھر جب اس سے دوسرے روز ملتا تو اسے منع نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ اس کا ہم مطعم وہم مشرب ہوجاتا اور ہم مجلس ہوجاتا۔ جب انہوں نے اس طرح کیا تو اللہ نے بھی بعض کے قلوب کو بعض سے ملا دیا، پھر فرمایا! کہ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تو وہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے لعنت کئے گئے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اللہ کی قسم تم لوگ ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو گے اور تم ضرور ظالم کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لو گے اور اسے حق کی طرف مائل کرو گے اور تم اسے حق پر روکے رکھو گے۔ جیسا کہ حق پر روکنے کا حق ہے۔ (سنن ابوداؤد۔ رقم: ۴۳۱۸)

۱۶۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا! کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر رہے تھے۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، اللہ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور بیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی۔ جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا، یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی ہے۔ اب جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور جو اس بیعت کی پاسداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔ (مسند احمد۔ رقم: ۲۱۷۱۰)

۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ جبرائیلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے وہ علماء وواعظ اور مشائخ ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کی تلقین کرتے تھے مگر خود اپنی ذات کو فراموش کردیتے تھے، یعنی خود تو عمل نہیں کرتے تھے لیکن اوروں کو عمل کی تلقین ونصیحت کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ رقم: ۵۰۳۹)

۱۸۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ ہم تین معاملات کے بارے میں کوتاہی کا شکار نہ ہوں۔ ایک یہ کہ نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں اور لوگوں کو تعلیم دیں۔ (سنن دارمی۔ جلد اول۔ رقم: ۵۴۲)

۱۹۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی دوران جماعت میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے یَرْحَمُکَ اللہ کہہ دیا، تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کردیا۔ میں نے کہا کاش کہ میری ماں مجھ پر روچکی ہوتی تم مجھے کیوں گھور رہے ہو، یہ سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنے لگے، پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے میرا باپ اور میری ماں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کوئی سکھانے والا دیکھا، اللہ کی قسم نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے مارا اور نہ ہی مجھے گالی دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنی درست نہیں، بلکہ نماز میں تو تسبیح اور تکبیر اور

قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔(صحیح مسلم۔رقم:۱۱۹۴)

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہوگئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی،لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔اور فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے،جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔(جامع ترمذی۔رقم:۳۲۱۹)

# کتابیات


۱۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام، 'مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۲۰۰۴

۲۔ القرآن فیکٹس اینڈ سٹیٹسٹکس، 'القرآن والاحادیث' ورژن ۴، لاہور، ۲۰۰۷

۳۔ امام ابی بکر عبداللہ بن محمد عبید ابن ابی الدنیا، 'مکارم الاخلاق' دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۸۹

۴۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، 'صحیح بخاری' ترجمہ حضرت مولانا محمد داود راز، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۵۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، 'اداب المفرد' اسلامک اکیڈمی، لندن، ۲۰۰۶

۶۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام محمد بن عیسیٰ، 'جامع ترمذی' ترجمہ مولانا افضل احمد صاحب، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۶

۷۔ علی رضی اللہ عنہ، حضرت، 'نہج البلاغہ' ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی، محفوظ بک ایجنسی، کراچی، ۱۹۹۹

۸۔ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید، 'سنن ابن ماجہ' ترجمہ مولانا محمد قاسم امین، مکتبہ العلم، لاہور، ۲۰۱۰

۹۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج، 'صحیح مسلم' ترجمہ علامہ وحید الزمان، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، ۲۰۰۴

۱۰۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام احمد بن شعیب، 'سنن نسائی' ترجمہ مولانا افضل احمد صاحب، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۱

۱۱۔ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ ولی الدین، 'مشکوٰۃ' ترجمہ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ محمدیہ، لاہور، ۲۰۰۵

۱۲۔ علی متقی بن حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ علاء الدین، 'کنز العمال' ترجمہ مولانا مفتی احسان اللہ شائق، دارالاشاعت، کراچی، ۲۰۰۹

۱۳۔ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام، 'موطا امام مالک' ترجمہ حافظ زبیر علی، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، ۲۰۰۹

۱۴۔ البیہقی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابی بکر احمد بن حسین، 'شعب الایمان' ترجمہ مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل، دارلاشاعت، کراچی، ۲۰۰۷

۱۵۔ الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، امام علی بن ابوبکر، 'مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'، مکتبہ العلماء والحکما، مدینہ شریف، ۱۹۸۴

۱۶۔ البانی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد ناصر الدین، 'الترغیب والترہیب'، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ریاض، ۲۰۰۰

۱۷۔ حاکم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ، 'المستدرک الی الصحیحین' ترجمہ شاہ محمد چشتی، پیغام القران، لاہور، ۲۰۰۹

۱۸۔ دارمی رحمۃ اللہ علیہ، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن التمیمی، 'سنن دارمی' ترجمہ بنتِ شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد، انصارالسنہ، لاہور، ۲۰۰۹

۱۹۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد، 'طبرانی کبیر'، مکتبہ ابنِ تیمیہ، قاہرہ، ۲۰۰۰

۲۰۔ البربہاری رحمۃ اللہ علیہ، امام ابی محمد حسن بن علی بن خلف، 'شرح السنہ'، دارِ مکہ انٹرنیشنل، برمنگھم، ۲۰۱۲

انسان کا شرف اس کے حُسنِ اخلاق میں ہے۔ جتنے اخلاق اچھے ہوں گے، انسان اتنا ہی اچھا ہوگا۔ اس طرح مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے بہتر ہو۔

اچھے اخلاق کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ایک شخص حسنِ اخلاق کی وجہ سے وہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے جو اس شخص کا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔ (صحیح مسلم۔رقم:2982)

ہمارا دینِ اسلام، امن اور سلامتی کا دین ہے۔ امن اور سلامتی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کریں۔ ان میں احترامِ آدمیت کا جذبہ رچا بسا ہو اور اس جذبے سے سرشار ہو کر ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنے اندر پیدا کریں، اپنے خاندان اور سماج سے عمدہ سلوک رکھیں تاکہ زندگی پر سہولت ہو جائے، اس میں حسن پیدا ہو جائے۔

---

ایمل مطبوعات

www.emel.com.pk
ISBN: 978-969-9556-09-8
9 789699 556098
Rs. 450 US$ 20